وہ فراخ دل دیانند کا ؍ گھڑی بھر مجھے بھی اودھار دے۔ ۲
نہ ہو دشمنوں سے مجھے گلہ ؍ کروں میں بدی کی جگہ بھلا
میرے لب سے نکلے سدا دعا ؍ چاہے کوئی کشٹ ہزار دے۔ ۳
نہیں مجھ کو خواہش مرتبہ ؍ نہ ہو مال و زر کی ہوس مجھے
میری عمر خدمتِ خلق میں ؍ میرے ایشور! تو گذار دے۔ ۴
مجھے پرانی ماتر کے واسطے ؍ کرو سوز دل وہ عطا پتا
جلوں اُن کے غم میں میں اسطرح ؍ نہ خاک تک بھی غبار دے۔ ۵
میری ایسی زندگی ہو بسر ؍ کہ ہوں سرخرو تیرے سامنے
نہ کبھی مجھے میری آتما ہی ؍ یہ شرم لیل و نہار دے۔ ۶
نہ کسی کا مرتبہ دیکھ کر ؍ جلے دل میں نارِ حسد کبھی
جہاں پر رہوں۔ رہوں مست میں ؍ مجھے ایسا صبر و قرار دے۔ ۷
لگے زخم دل پر اگر کسی کے ؍ تو میرے دل میں تڑپ اُٹھے
مجھے ایسا دے دل دردِ رس ؍ مجھے ایسا سینہ فگار دے۔ ۸
ہے "پریم" کی یہی کامنا ؍ یہی ایک ہے اُس کی آرزو
کہ وہ چند روزہ حیات کو ؍ تیری یاد ہی میں گذار دے۔ ۹

بھجن نمبر ۳

ہے دیامے! ہم سبھوں کو شدھتائی دیجئے۔
دور کر کے ہر برائی کو بھلائی دیجئے۔ ۱
ایسی کرپا اور انوگرہ ہم پہ ہو پرماتما

ہوں سبھاسد اس سبھا کے سب کے سب دھرماتما ۲
ہو اُجالا سب کے من میں گیان کے پرکاش سے
اَور اندھیرا دُور سارا - ہو اوِدیا ناش سے - ۳
کھوٹے کرموں سے بچیں اور تیرے گُن گاویں سبھی
چھُوٹ جاویں دُکھ سارے سُکھ سدا پاویں سبھی - ۴
ساری وِدّیاوں کو سیکھیں - گیان سے بھرپُور ہوں
شُبھ کرم میں ہوویں نت پرُدُشٹ گن سب دُور ہوں - ۵
یگیہ ہون سے ہو سوگندھت - اپنا بھارت ورش دیش
وایو جل سُکھ دائی ہوویں - جائیں مٹ سارے کلیش - ۶
وید کے پرچار میں - ہوویں سبھی پُرشارتھی
ہووے آپس میں پریتی اور بنیں پرمارتھی - ۷
لوبھی اور کامی کرودھی - کوئی بھی ہم میں نہ ہو
سارے ویسنوں سے بچیں - اور چھوڑ دیویں موہ کو - ۸
اچھی سنگت میں رہیں - اور وید مارگ پہ چلیں
تیرے ہی ہوویں اپاشک اَور کُوکرموں سے بچیں - ۹
کیجئے ہم سب کا ہردیہ شُدھ اپنے گیان سے
مان بھگتوں میں بڑھاؤ - سب کا بھگتی دان سے - ۱۰

راگنی ضلع سارنگ **بھجن نمبر ۴** تال دادرا

ہے جس نے وشو کو دھارن کیا ہوا • وہ ہے ہر ایک وستو کے اندر رما ہوا
ملتا نہیں ہے اس لئے اگیانیوں کو وہ • اگیان کا ہے بدھی پہ پردہ پڑا ہوا

دُنیا کے دُکھ رُوپ سمندر سے ہے وہ پار ۔ جگدیش سے ہے پریم بھی جن کا لگا ہوا
سچّی خوشی سے رہتے ہیں وہ جن سدا الگ ۔ من جن کا دشٹ بھوگ میں ہو وے پھنسا ہوا
من تو ملین ویسا ہی مورکھ رہا تیرا ۔ گنگا میں روز جا کے نہایا تو کیا ہوا
کھوتے ہیں کھیل کود میں جو عمر رائیگاں ۔ افسوس اُن کی بدھی کو کیا جانے کیا ہوا
اگیانیوں سے رہتا ہے "کیول" وہ دُور دُور
کھل جاوے گیان چکھشو تو وہ ہے ملا ہوا

بھجن نمبر ۵

جو جگت پتا کے پریم جل سے ۔ یہ کھیت من کا ہرا ہوا
تو اوشیہ ہوگا کہ ایک دن یہ ۔ ہو پھول پھل سے لدا ہوا-۱
ولے چاہیے کہ اُپاسنا میں ۔ نہ ہونے پائے تغافلی
رہے اوم شبد کے جاپ کا ۔ ترے من میں تار بندھا ہوا-۲
یہ اوپاسنا کا جو باغ ہے ۔ صبح شام اس کی تو سیر کر
یہ کرے گا کلفتیں دُور سب ۔ یہ سرور سے ہے بھرا ہوا-۳
یہاں رہتی سدا بہار ہے ۔ یہاں سے خزاں کو فرار ہے
جو گذر ہو اس میں خیال کا ۔ رہے دل کا غنچہ کھلا ہوا-۴
یہاں کی فضا ہے وہ دل رُبا ۔ نہیں جس سے دل ہو کبھی جدا
یہاں گل عجب ہیں کھلے ہوئے ۔ یہاں موکھش پھل ہے لگا ہوا-۵
جو دغا فریب سے ہے الگ ۔ وہ ہے اس میں جانے کا مستحق
نہیں اس کی نصیب آسے ہوا ۔ جو وشیوں میں ہووے پھنسا ہوا-۶
جو ہو دھرم بھگت جتنی ستی ۔ وہی پا سکے ہے یہاں جگہ

نہ ستائے اس کو کلیش پھر ۔ رہے سب دکھوں سے بچا ہوا۔
جسے کوششوں کے طفیل سے ۔ جگہ اس چمن میں عطا ہوئی
وہی جینے مرنے کی قید سے ۔ بلا روک ٹوک رہا ہوا
تیری خوش نصیبی ہے "کیولا" ۔ تیرا اس طرف کو جو من چلا۔
ذرا جلد جلد قدم اُٹھا
درِ باغ ہے وہ کھلا ہوا

بھجن نمبر ٦

ٹیک ۔ شرن پڑا ہوں میں تیری دیا مے ۔ شرن پڑا ہوں میں تیری
جگت سکھوں میں پھنس کر سوامی ۔ تجھ سے لیا چت پھیری
پاپ تاپ نے دگدھ کیا من ۔ درمتی نے لیا گھیری ۔ دیا مے
نہا جات ہوں بھو ساگر میں ۔ پکڑ لیو بھجا میری ۔ دیا مے
انیک کو کرم گنو مت میرے ۔ کرشما درشٹی دیو پھیری ۔ دیا مے
ستیم گیان مدھر مکھ اپنا کرو پرکاش اک بیری
پاپ ملین ہر دے میں میرے ۔ جیوتی پرکاشے تیری
پریم ترنگ اُٹھے مم اندر ۔ پربھو وِنتی سنو اک میری ۔ دیا مے

بھجن نمبر ۷

عجب حیران ہوں بھگون تمہیں کیوں کر رجھاؤں میں
کوئی وستو نہیں ایسی جسے سیوا میں لاؤں میں ۔ ١

کروں کس طرح ادا من کہ تم موجود ہو ہر جا
نرادر ہے بلانے کو اگر گھنٹی بجاؤں میں۔ ۲
تمہیں ہو مورتی میں بھی تمہیں ویاپک ہو پھولوں میں
بھلا بھگوان کو بھگوان پر کیسے چڑھاؤں میں۔ ۳
لگانا بھوگ کچھ تم کو یہ اک اپمان کرنا ہے
کھلاتا ہے۔ جو سب جگ کو تمہیں کیسے کھلاؤں میں۔ ۴
تمہاری جیوتی سے روشن ہیں سورج چاند اور تارے
مہا اندھیر ہے تم کو اگر دیپک دکھاؤں میں۔ ۵
بھجائیں ہیں نہ سینہ ہے نہ گردن ہے نہ پیشانی
تو ہے نرلیپ" نارائن" کہاں چندن لگاؤں میں۔ ۶

بھجن نمبر ۸

ہوا دھیان میں ایشور کے جو مگن ۔ اُسے کوئی کلیش لگا نہ رہا۔
جب گیان کی گنگا میں نہایا ۔ تو من میں میل ذرا نہ رہا ۔ ۱
پرماتما کو جب آتما میں لیا دیکھ گیان کی آنکھوں سے
پرکاش ہوا من میں اس کے۔ کوئی اس سے بھید چھپا نہ رہا۔ ۲
پرشارتھ ہی اس دنیا میں ہر کامنا پوری کرتا ہے
من چاہا سکھ اس نے پایا جو آلسی بن کے پڑا نہ رہا ۔ ۳
دکھ دایک ہیں سب شترو ہیں یہ وشے ہیں جتنے دنیا کے
وہی پار ہوا بھو ساگر سے جو جال میں ان کے پھنسا نہ رہا۔ ۴

یہ وِیلہ وُرُدُوا جب مَت پھیلے پتھر کی پُوجا جاری ہوئی
جب وید کی وِدّیا لوپ ہوئی تو گیان کا پاؤں جمانہ رہا۔ ۵
یہاں بڑے بڑے مہاراجہ ہوئے بلوان ہوئے وِدوان ہوئے
پرموت کے پنجے سے "کیول" کوئی رچِّھا ہیں آ کے بچانہ رہا۔ ۶

بھجن نمبر ۹

پس مردن بھی ہوگا حشر یہ ہی بیاں میرا
مَیں اس بھارت کی مٹی ہوں یہ ہندوستاں میرا
مَیں اِس بھارت کے اجڑے ہوئے کھنڈر کا ذرہ ہُوں
یہی میرا پتہ ہے یہی نام و نشاں میرا
خزاں کے ہاتھ سے مرجھائے۔ جس گلشن کے ہیں پودے
مَیں اُس گلشن کی بلبل ہوں وہی ہے گلستاں میرا
کبھی آباد یہ تھا کسی گذرے زمانے میں۔
ہُوا کیا یہ بدست غیر اُجڑا خانماں میرا
اگر یہ پران تیرے واسطے جائیں نہ اے بھارت
تو اس ہستی کے تختے سے مٹے نام و نشاں میرا
مَیں تیرا ہُوں سدا تیرا رہوں گا۔ باوفا خادم
تو ہی ہے گلستاں میرا تو ہی جنت نشاں میرا
میرے سینے میں تیرے پریم کی اگنی بھڑکتی ہے
نگاہوں میں میرے بھارت تو ہی ہے کُل جہاں میرا

بھجن نمبر ۱۰

کرشن اور سداما

آیا جب نردھن برہمن کرشن کے دربار میں۔ وصلِ گُل بُلبُل کو ہو گیا گلزار میں
ننگے پاؤں مثلِ مجنوں چھوڑ شاہی تخت کو۔ ڈیوڑھی پہ آ کے چپٹ بیٹھے اس جسم یار میں
فارغ التحصیل ہو کر کس جگہ رہتے رہے۔ روز و شب بے کل رہا آپ تیرے انتظار میں
زیبِ تن کپڑا نہیں کیوں جسم لاغر ہو گیا۔ حیف اب کیسے پھنس گئے پنجۂ ادبار میں
لا بٹھایا تخت پر اپنے برابر متر کو۔ ہے خصوصیت یہی تو سچے لطف و پیار میں
پانی پٹ رانی کے لانے میں ہوئی لمحہ کی دیر۔ اشک اُلفت آ گئے فوراً چشم یار میں
آپ آبِ چشم سے دھونے لگے ہیں پائے دوست۔ ایسے باندھے جا چکے ہیں محبت کے تار میں
پاؤں کے کانٹے نکالے اُن کے لیکر کرشن نے۔ کٹ کے آتے ہیں جگر کے ٹکڑے خون کی دھار میں
ہر طرح خاطر تواضع کرشن جی کرتے رہے۔ "چندر" ایسے دوست اب کہاں ہیں سنسار میں

بھجن نمبر ۱۱

ہندوؤ اب خوابِ غفلت سے ذرا بیدار ہو
کارواں دھر میں خود قافلہ سالار ہو
چھوڑ دو بغض و حسد تم سنگھٹت ہو کر رہو
حبِ قومی کا گرم اے ہندوؤ بازار ہو
قوم کی اور دیش کی خاطر کرو تن من نثار
اس کے کشتِ ناز ہو اور اس کے ہی بیمار ہو

تمُ اگر مِل کر رہو اور شُدھیاں کرتے رہو
پھر تو بھارت کوئی دن ہیں دہر کا سردار ہو
رام سے بیٹے ہوں اور بھائی بھرت سے تم ہی ہوں
دوستو ہر اک زباں سے پریم کا اظہار ہو
شانتی اور راستی بس ہو تمہارا مشغلہ
دور پرور - کُنبہ پرور سے ہمیشہ عار ہو
دھرم سے باطل پرستی کا مٹا دو نام تم
وید منتروں سے منور ہر درو دیوار ہو
دھرم پر قربان ہو جاؤ حقیقت کی طرح
ہندو ہو ہر اک ہندو کا دل و جان سے غمخوار ہو

بھجن نمبر ۱۲

نہ جیتی ہے نہ مرتی ہے نہ سوتی ہے نہ اُٹھتی ہے -
تیری اے قوم سب دُنیا سے مٹ جانے کی باتیں ہیں۔
کُھلے پھاٹک تیرے گھر کے شب تاریک ہے سر پر
لٹیرے پھر رہے لاکھوں یہ لٹ جانے کی باتیں ہیں۔
ہمارے دِل نے دَل ڈالا ہمیں دشیوئکی چکّی میں
جدھر دیکھو اُدھر اس دل کے بہکانے کی باتیں ہیں
رشی منیوں کے بچے مسلماں عیسائی بن جاویں
تم اپنی آنکھ سے دیکھو یہ مر جانے کی باتیں ہیں۔

ہم اخباروں میں ودھواؤں کا حال ہر روز پڑھتے ہیں۔
تیری اے قوم سب دُنیا سے مٹ جانے کی باتیں ہیں
کہیں دوزخ ہے نہ جنت ہے یہ بالکل جھوٹے قصے ہیں
جو سچ پوچھو تو یہ لوگوں کو بہکانے کی باتیں ہیں۔
خیال عشقیہ ہے یہ مے خانے کی باتیں ہیں۔
یہ مردوں کے سمجھنے اور سمجھانے کی باتیں ہیں۔

بھجن نمبر ۱۳

پنڈت لیکھرام جی کا ایک خط

لفافہ ہاتھ میں لاکر دیا جس وقت ماتا نے ۔ لگے جھٹ کھولکر پڑھنے دیا ہے چھوڑ کھانیکو
لکھا تھا ہمیں کچھ ہندو مسلماں ہو گئے ہیں ۔ تو دھو کر ہاتھ جلدی سے ہوئے تیار جانیکو
کہا ماتا نے اے بیٹا! ابھی تو آ کے بیٹھا ہے ۔ ابھی پھر ہو گیا تیار تو پردیس جانیکو
تو ماتا اور بیوی کو کچھ ایسا بھول جاتا ہے ۔ نہیں آتا مہینوں ہی ہمیں صورت دکھانیکو
خبر سُدھ بُدھ کو ہماری تو نہ لیتا ہے بیٹا ۔ مگر لڑکا کا لب دم ہے نہیں کہتا ہے کھانیکو
میرا اکلوتا بیٹا۔ مرتا ہے تو مرنے دو لیکن ۔ میں جاتا سینکڑوں ہی لال ہوں جاتی کے بچانیکو
ملازم بھی سارے اس سمے ہی لے کے آ پہنچا ۔ تو ماتا جی نمستے ہے میں ہوں مجبور جانیکو
صبح کو تار یہ پہنچا کہ لڑکا چل بسا گھر سے
تو بولے فکر ہی کیا ہے ہر اک آتا ہے جانیکو

بھجن نمبر ۱۴

دیش ہتیشی دیانند

ٹیک:۔ دیانند دیش ہتکاری تیری ہمّت پہ بلہاری

اودیا جگ میں چھائی تھی۔ غفلت کی نیند آئی تھی
ترا آنا تھا گن کاری۔ تیری ہمّت پہ بلہاری

تنجل ویاس ہو گذرے بھارت کے داغ دھو گذرے
ترے آنے کی تھی باری تیری ہمّت پہ بلہاری

تو ویدوں کا پیارا تھا تو بھارت کا ستارا تھا
ترے درشن پہ بلہاری تیری ہمّت پہ بلہاری

ترے جو پاس آتے تھے دلی سنشے مٹاتے تھے
سبھی بھارت کے نرناری۔ تیری ہمّت پہ بلہاری

ترے تیجسوی چہرے سے ترے برہمچریہ ودیا سے
ڈرے تھی دنیا ہی ساری تیری ہمّت پہ بلہاری

چلائی برہم کی پوجا۔ سماجیں بن گئیں ہر جا
ترا اپکار ہے بھاری۔ تیری ہمّت پہ بلہاری

بھارت کے بھاگ کھوٹے تھے ہوئے سوامی جُدا ہم سے
ہوا دکھ سب کو ہے بھاری۔ تیری ہمت پہ بلہاری

بھجن نمبر ۱۵

ہندو قوم دی زندگی شان عظمت ساری جیہڑا اوسے وفادار دی اے

پنجابی بیت

باغبان سچا باغ ہند داسی رشی دیانند خلق پکار دی اے
دیکھے آپ رحمت شفقت نال کیتی حالت اوہں تازہ گلزار دی اے
کرکے دور خزاں اودبا دی۔ لائی لہر گیاں بہار دی اے
پینک غیر چھڑا تلقین سچی کیتی اوس نے وید سچیار دی اے
لگا پھل حقیقی دا بوٹیاں نوں خلقت اوم ہی اوم پکار دی اے
دھرم کرم دی پئی خوشبو سندر پھلا نوجیہ پیارے لپٹاں مار دی اے
چلے پون ٹھنڈی وید منتراں دی چلے ہوئے جو دِلاں نوں ٹھار دی اے
ہندو قوم دی زندگی شان عظمت ساری جیہڑا اوسے وفادار دی اے
چاہ شرک تھیں کڈھ وکھائی اُسنے سانوں سیر توحید بازار دی اے
سچی شکھشا بال نکندی کرکے دیانند پیار دی اے

(پنجابی بیت)

جان بجھ کے خلقت فانی سمجھ دنیا پئی میری ہی میری پکار دی اے
نکل گئی جد پھوک وجود وچوں باقی رہی مٹی کس کار دی اے
جیہڑے وسے دکار وے وچ ڈبے خبر انہاں نوں اک گیان وچار دی اے
چھڈ دیم نو نکلا بیٹھ گوشے فانی سمجھ پر یتی سنسار دی اے
سب خوف خدا بھلا بیٹھے خلقت عمر اپنی ایویں گذار دی اے
مکر جھوٹھ فریب تے دغابازی رونق اجکل ایس بازار دی اے

چنڈو بھنگ سُلفے وچ یہ مست کوئی عادت کسی نوں جوئے دی ماردی اے
کوئی اُنشیمد توں مُنکر ہو کہندا نیچر سارے ہی کم سوار دی اے
بندیا بندگی کر ہر دم ۔ چھڈ خودی جیہڑی تینوں ماردی اے
نیکی کرتے چھڈ بیوپار جھوٹے سیچی سمجھ ایہ گل وہار دی اے
من مار جیہڑے وِکے نام اُتوں پائی اونہاں نے رمز دلدار دی اے
رکھ صدق غمگین " فدا ہو جا مہر تجھ تے آپ کرتار دی اے

بھجن نمبر ۱۶

پرائی آگ میں جلنا مریضوں کی دوا ہونا
کوئی سیکھے دیانند سے دھرم پر جاں فدا ہونا ۔۱
بھنور میں جبکہ کشتی ہو ۔ نظر میں موت بستی ہو
رگا نا وید کا چپو نہ اندیشہ ذرا ہونا ۔۲
شمع ساں آپ جل کر غیر کو پرکاش دیدینا
مٹا دینا نشاں اپنا دھرم پر یوں فدا ہونا ۔۳
کبھی خنجر کبھی نیزے کبھی پتھر کی بوچھاریں
نہ ان کو دل میں لانا اور پھر بھی رہنما ہونا ۔۴
دیانند کی طرح قربان ہونا ستیہ کے مارگ پر
کٹھن تا سے نہیں خالی " سُدرشن " باوفا ہونا

بھجن نمبر ۱۷

دیانند نے گر جگا ئی نہ ہوتی ؛ تو بید ا ہر گز خدائی نہ ہوتی

نہ باطل پرستی زمانے سے مٹتی ؛ جو ویدوں کی نبشی بجائی نہ ہوتی
نشاں رام کا کرشن کا مٹ چکا تھا ؛ رشی نے جو ہل چل مچائی نہ ہوتی
نہ اسلام کے ڈھول کی پول کھلتی ؛ جو سوامی نے ہمت دکھائی نہ ہوتی
نہ بل بند ہوتی کبھی بائیبل کی ؛ خدا وند کی جگ ہنسائی نہ ہوتی
جہنم و جنت کے کھلتے نہ قصے ؛ یوں عرش بریں کی سنائی نہ ہوتی
پتہ ہندوؤں کا جہاں میں نہ ملتا ؛ جو شدھی کی بوٹی پلائی نہ ہوتی
نہ سننے کو ملتے وطن کے ترانے ؛ اگر دیش بھگتی سکھائی نہ ہوتی
جہالت کی کالی گھٹائیں نہ ٹلتیں ؛ جو سوامی کی جلوہ نمائی نہ ہوتی

"مسافر" امر زندگی تو نہ پاتا!
دھرم پر جو گردن کٹائی نہ ہوتی۔

بھجن نمبر ۱۸

آریوں سے خطاب

رشی سنتان عیسائی مسلماں ہوتے جاتے ہیں - یہ ہندو قوم کے محشر کے ساماں ہوتے جاتے ہیں
چھری گردن پہ چلتی ہے مگر تم اُف نہیں کرتے - ہزاروں چشم گریاں سینہ بریاں ہوتے جاتے ہیں
تری غفلت میں لاکھوں بے زباں کو قتل کر ڈالا - کہ خرمن پوش برق آہ سے سوزاں ہوتے جاتے ہیں
گئو رکھشا کا دم بھرتے تھے انکو آج تو دیکھو - ہے خنجر ہاتھ میں جلاد حیواں ہوتے جاتے ہیں
بجھاؤ پیاس گنگا جل سے اے تشنہ لبو نیکی تم - جو پی کے آب زمزم دین ایماں کھونے جاتے ہیں
جو گنگا در تٹ جمنا جس کل تھے آج تو دیکھو - فدا وہ نقد دل سے حور غلماں ہوتے جاتے ہیں
کہاں وہ رام اور لچھمن کہاں وہ بھیشم اور ارجن - تری کم ہمتی سے اب پشیماں ہوتے جاتے ہیں

صفحہ ہستی سے سب نام و نشاں مٹ جائیگا تیرا ۔ جو گمراہ ہوتے ہیں وہ تیری چال کو روتے جاتے ہیں
ملایا خاک میں رشیوں کی اور ویدوں کی عزت کو ۔ تیری غفلت سے گیدڑ شیر غراں ہوتے جاتے ہیں
ملاؤ شدھ ہو ان سے شدھ کر کے لخت جگروں کو ۔ تیرے نور نظر دل سے نہاں ہوتے جاتے ہیں
اٹھاؤ اوم کا جھنڈا چلو مکے مدینے کو ۔ مسلمانوں کے بس اب ہوش اُڑتے جاتے ہیں

شجر شدھی کو سینچا خون شیریں سے مسافر نے
کہ جس کے زیر سایہ لاکھوں شاداں ہوتے جاتے ہیں

بھجن نمبر 19

ٹیک۔ بھور بھیو پکھشی گن بول اُٹھے ۔ اُٹھو پربھو گُن گاؤ ری
لکھو پربھات پربھو کی شوبھا ۔ وار وار ہرشاؤ ری
پربھو کی دیا سمر نج من میں ۔ سرل بھاو اپجاؤ ری
ہو کر نگیہ پریم میں اُن کے ۔ نینن نیر بہاؤ ری
برہم روپ ساگر میں من کو ۔ بارم بار ڈباؤ ری
نرمل شیتل لہریں لے لے ۔ آتم تاپ بجھاؤ ری

بھجن نمبر ۲۰

شرن پربھو کی آؤ ری یہی سمہ ہے پیاری

مکر فریب اور جھوٹ کو تیاگو ۔ ست کو چت میں لاؤ ری
اودے ہوا اونکار کا بھانو ۔ آؤ درشن پاؤ ری
پربھو کی بھگتی بنا نہیں مکتی ۔ درڑھ وشواس جماؤ ری
منش جنم امولک ہے یہ ۔ برتھا نہ اس کو گنواؤ ری
کرلو نام ایشور کا سمرن ۔ انت کو نہ پچھتاؤ ری
دھنیہ پربھو جو سب کو پالے ۔ مت اُس کو بسراؤ ری
چھوٹی بڑی سب مل کر خوشی سے ۔ یش ایشور کے گاؤ ری

بھجن نمبر ۲۱

جے جے پتا پرم آنند داتا ۔ جگدادی کارن مکتی پر داتا
اننت اور انادی وشیش ہیں تیرے ۔ سرشٹی کا سرشٹا تو دھارتا سنگھارتا
سوکھشم سے سوکھشم تو استھول اتنا کہ جس میں یہ برہمانڈ سارا سماتا ۔ ۳
میں لالت و پالت ہوں تیری سنیہ کا ۔ یہ پراکرت سمبندھ ہے تجھ سے ناتا ۔ ۴
کرو شدھ نرمل میرے آتما کو ۔ کروں میں و نے نتیہ سائیگ ویراتا ۔ ۵
مٹاؤ میرے بھے آواگون کے ۔ پھروں نہ جنم پاتا اور بلبلاتا ۔ ۶
بنا تیرے ہے کون دینن کا بندھو ۔ کہ جس کو میں اپنی اوستھا سناتا ۔ ۷
امیں رس پلاکر پاکرکے مجھ کو ۔ رہوں سر و دا تیری کیرتی کو گاتا ۔ ۸

راگ آسا **بھجن نمبر ۲۲** تال قوالی

ٹیک :۔ پتا جی تم پتت ادھارن ہار

دین شرن کنگال کے سوامی ۔ دکھ کے موچن ہار ۔ ۱
اس جگ مایا جال بھرم میں ۔ سوجھے نہ سار اسار ۔ ۲
نتیہ گیان بن اندھ سم ڈولیں ۔ کریں استیہ آچار ۔ ۳
پاپ پرواہ بھنکر جل میں ۔ ڈوبت ہیں منجدھار ۔ ۴
تمری دیا بن کو سمرتھ ہے ۔ کرے دینن کو پار ۔ ۵

بھجن نمبر ۲۳

ٹیک :۔ شرن اپنی میں رکھ لیجو دیامے داس ہوں تیرا

تمہیں تج کر کہاں جاؤں ۔ ہاں تو کوئی اور نہ ہے میرا
بھٹکتا ہوں میں مدت سے نہیں وشرام پاتا ہوں ۔
دیا کی درشٹی سے دیکھو نہیں تو ڈوبتا بیڑا ۔ ۱ ۔ شرن
ستایا راگ دولیشوں نے تپایا تین تاپوں نے ۔
جلایا جنم مرتیو نے ۔ کیا تنگ حال ہے میرا ۔ ۲ ۔ شرن
میرا دُکھ میٹنے والا ۔ سوا تیرے نہ ہے کوئی ۔
شرن میں آ گرا اب تو بھروسہ آپ کا بھاری ۔
ہٹا کر کلیش سب میرے ہردیہ میں کیجئے ڈیرا ۔ ۳ ۔ شرن
کھشما اپرادھ کر میرے ۔ فقط بس آس ہے تیری ۔
دیا "بلدیو" پر کرکے بنالے ناتھ نج چیرا ۔ ۴
شرن اپنی میں رکھ لیجو دیامے داس ہوں تیرا

بھجن نمبر ۲۴

تم ہو پربھو چاند میں ہوں چکورا
تم ہو کنول پھول میں رس کا بھنورا
جیوتی تمہاری کا میں ہوں پتنگا ۔ آنند گھن تم ہو میں بن کا مورا ۔ ۲
جیسے ہے چمبک کی لوہے سے پریتی ۔ اکرشن کرے ہے لگاتار تورا ۔ ۳
پانی بنا جیسے ہو مین ویاکل ۔ ایسا ہی تڑپا ہے تم را دچھورا ۔ ۴
اک بوند جل کا میں پیاسا ہوں چاتک
امرت کی کرو برشا ہرو تاپ مورا

———

بھجن نمبر ۲۵

پار کر دو

بھارت پہ نوجوانو تن من نثار کر دو ۔ اٹکا ہوا ہے بیڑا ہمت سے پار کر دو
ہندوستان کا گلشن نذر خزاں ہوا ہے ۔ تم اپنی کوششوں سے ہر سو بہار کر دو
ناپاک غیر کپڑے پہنو نہ بھول کر بھی ۔ پھاڑو جلاؤ اُن کو اور تار تار کر دو
کہتے ہیں کل ممالک ہندوستان ہے مردہ ۔ زندوں میں نوجوانو! اس کا شمار کر دو۔
جو اہل ہند اب تک غفلت میں سو رہے ہیں ۔ گھر گھر میں جا کے اُن کو تم ہوشیار کر دو
قومی شجر کے پتے غیروں نے جھاڑ ڈالے ۔ مالی بنو تم اس کے اور سایہ دار کر دو۔

"عاجز" کی پرارتھنا ہے ہندوستان کو جلدی
شاداب اب تو میرے پروردگار کر دو

بھجن نمبر ۲۶

رشی دیانند کا راؤ کرن سنگھ کو جواب

ڈراتا ہے مجھے کیا اے کرن تو تیغ و خنجر سے
میری بھگوان رکھشا کرتا ہے ہر آفت و شر سے
مجھے منظور ہے پرچار ویدک دھرم دُنیا میں
اسی کے واسطے پھرتا ہوں میں باندھے کفن سر سے
تو شاستر ارتھ کرنا ہے تو جا اپنے گورو کو لا

جو لڑنا ہے تو جا کر لڑ کسی راجہ و ٹھاکر سے
دشا بھارت کی بگڑی دیکھ کر میں خون روتا ہوں
نکلتی ہیں ہمیشہ آہیں میرے قلب مضطر سے
بھڑکتا ہے میری کھنڈن پہ تو جو تجھ کو کیا معلوم
بہت ہیں دور یہ باتیں ترے حدّ تصوّر سے
ارے کیا پڑ گئے پتھر تمہاری عقل و دانش پر
مرادیں مانگتے ہو بیوقوفو اینٹ و پتھر سے
پربھو نے گر مجھے توفیق دی تو دیکھنا ایک دن
نکلوا کے ہی چھوڑوں گا بتوں کو میں منادر سے
بجائے اس کے ہونگے سندھیا اور یگیہ ہون ہر جا
دھونی اٹھا کرے گی۔ اوم کی بھارت کے ہر گھر سے
مجھے جاگیروں اور گدیوں کا کیا لالچ دکھاتے ہو۔
میں مستغنی ہوں بالکل زر اور سیم و جواہر سے
میں اپنا جسم و جاں ستیہ دھرم پر قربان کر دوں گا۔
یہی پرن کر کے نکلا تھا میں اپنے باپ کے گھر سے
میری باتیں بری لگتی ہیں۔ تم کو آج پر اک دن
مزا میرے بچن دیں گے سوا قند مکرر سے

کرن نے جب سنی اے "پریم" یہ گفتار سوامی کی
گرا قدموں پہ نکلی بوئے نخوت ایکدم سر سے

بھجن نمبر ۲۷

ٹیک :- جینا دن چار کا رے ۔ من موُرکھ پھرے مستانہ

مندر محل اٹاری ماڑی نقدی مال خزانہ
جس دن کوچ کرے گا مورکھ سب کچھ ہوت بیگانہ ۔۱

کوڑی کوڑی مایا جوڑی ۔ بن بیٹھا دھن وان
ساتھ نہ جاوے پھوٹی کوڑی نکل جاویں جب پران ۔۲

اپنے آپ کو بڑا جان کر کیوں کرتا ابھیمان
تیرے ایسے لاکھوں چلے گئے تو کس کا مہمان ۔۳

رام گئے اور راون چلے گئے بالی اور ہنومان
راجہ دریودھن اور یدھشٹر بھیم سین بلوان ۔۴

مان لے شکھشا کھنہ داس کی ۔ جو چاہے ہے کلیان
پر سوارتھ اور نشکیہ کرم کر دے ، دینوں کو دان

بھجن نمبر ۲۸

اگر ہے جیون کی تجھ کو خواہش ۔ دھرم پہ تن من نثار کر دے
مثال تخم اپنی کھوکے ہستی ۔ جہاں کو رشک بہار کر دے
تجھے امارت کی گر طلب ہے ۔ لٹا دے دولت کو بے کسوں میں
مثال دریا جو پاوے دیدے ۔ ملیگا مت انتظار کر دے
خودی میں نقصاں ہے سراسر ۔ جو فائدہ ہے تو بے خودی میں
خدا سے بھی مانگ ناخدا بن ۔ کہ تیرے بیڑے کو پار کر دے

یہ مانا ہے سخت آزمائش - بچھا ہے مایا کا جال ہر سُو
تو وید کا پڑھ کے اسم اعظم طلسم یہ تار تار کر دے
مٹایا چاہے جو درد دُنیا تو صورت درد بن سرا پا -
کسی کے پاؤں میں خار ٹوٹے تو تیرا سینہ فگار کر دے
مثالِ بلبل نہ رو جہاں میں تو گُل کی مانند خندہ زن ہو
پھل اور باغ خزاں رسیدہ کو سر سبز لالہ زار کر دے
کشا کشِ زندگی سے بچکر کبھی تو خلوت نشیں ہو آکر
ہے اس میں قدرت کہ بوند پانی کو گوہر آب دار کر دے
لباس ہستی کو اپنے ناداں تو رنگ عشقِ خُدا سے رنگ دے
مگر خبردار! داغ عصیاں نہ پھر اسے داغدار کر دے
حصولِ مکتی کی التجا کر کہ ہے یہ تحصیل سب سے بڑھ کر
یہ حق سے کیا مانگتا ہے۔ مورکھ کہ تجھ کو تحصیل دار کر دے
ستم ہے سہہ جا کرم کئے جا یہی تھا طرزِ عمل رشی کا۔ یہی یہ عامل پریم تو ہو کہ حق تجھے کامگار کر دے

بھجن نمبر ۲۹

اوہو اندھے مورکھ تُو کیسا ہے سویا - اَمولک سمہ تُو نے سوتے ہی کھویا
نہ آنکھیں ہی کھولیں کروٹ ہی بدلی - نہ درپن ہی دیکھا نہ مکھڑا ہی دھویا
گر بھاشے کا بھی نہ سمجھا تو آشے - کہ کن کن کو کرموں کا یہ ڈنڈا ہو یا
پہنا تھا جامہ منشیہ جنم کا - پا پوں کے کیچڑ میں تُو نے ڈبویا
بھوشن کی شوبھا کو جانے کیا گردھپ - گلے میں تیرے کیسے مانک پرویا
اہیں "چند" بالک جنمتا ہی روتا - چلتے سمہ میں بھی یہی روتا رویا

بھجن نمبر ۳۰

بندے تو اپنا آپ پچھان

جے تو اپنا آپ پچھاتا ۔ سائیں دا ملنا آسان
سونے دے کوٹ روپے دے چھجے ۔ ہری بن جان مسان
تیرے سر پر کال ہے گجدا ۔ بھاویں تو جان نہ جان
ساڈے تن ہتھ ملک ٹھاڈا ۔ ایڈیا تو تان نہ تان
سونا روپا تے مال خزانہ ۔ ہوئے رہیا ہمان
کہے حسین فقیر نمانہ
چھڈ دے غودی گمان

بھجن نمبر ۳۱

لگا دل ایش سے پیارے اگر مکتی کو پانا ہے
دگرنہ پاس حسرت کے سوا کیا ہاتھ آنا ہے
یہ دنیا چند روزہ ہے یہاں رہنا نہیں دائم
جوان ہو پیر ہو طفل سبھی نے چھوڑ جانا ہے
کروڑوں ہو گئے یودھا جو بھارت کے ستارے تھے
نشاں اُن کا کہاں باقی کہاں اُن کا ٹھکانا ہے
بہارِ زندگی پر کس لئے پھولا پھرے ناداں
خزاں کو یاد رکھ جس نے نشاں تیرا مٹانا ہے

———

بھجن نمبر ۳۲

ایک آریہ کی پرتگیا

زندگی قوم کی سیوا میں لگا دوں بھگون ۔ دیش جاتی کے لئے خود کو مٹا دوں بھگون
حب قومی کا نشہ مست بنا دے ایسا ۔ آپ ہی آپ تن من کو بھلا دوں بھگون
جھاڑو کش کو اگر جلسے میں بلاوے کوئی ۔ سب سے پہلے میں اپنا نام لکھا دوں بھگون
قومی مندر اگر بھارت میں بنانا چاہیں ۔ مثل پانی کے میں اپنا خون بہا دوں بھگون
جھانکا کرتا ہوں جو مل جائے گر میرا شترو ۔ ہو نہ کھانا تو جگر اپنا کھلا دوں بھگون

یگیہ مندر پر ست کی رچنا کرا چاہے کوئی
سب سے پہلے میں اپنا نام لکھا دوں بھگون

بھجن نمبر ۳۳

خانہ خراب کر دیا بالکل شراب نے ۔ جو کچھ کہ نہ دیکھا تھا دکھایا شراب نے
عزت کے بدلے ذلتیں اس کے سبب ملیں ۔ مفلس بنے مریض بنایا شراب نے
بلبل کی طرح باغ میں لیتے تھے بوئے گل ۔ ساندڑاس نالیوں میں گرایا شراب نے
ہا ہم پینے والے شربت صندل تھے دوستو ۔ کتوں کا موت ہم کو پلایا شراب نے

میدان جنگ میں تھے کبھی ہم بھی شہسوار
کیچڑ کی نالیوں میں گرایا شراب نے

بھجن نمبر ۳۴

ویر سینک

دیانند کے ویر سینک بنینگے ۔ دیانند کا کام پورا کریں گے
اٹھائے دھجا دھرم کی ہم پھر تینگے ۔ اُسی کے لئے ہم جئیں گے مریں گے
گجائینگے ویدوں کے ہم گیت گا کر ۔ دکھائیں گے دُنیا پرانی بنا کر
اُجاڑیں گے شہروں کو جنگل بسا کر ۔ بتائیں گے جیون کو سچا بنا کر
اٹھا دیں گے رشیوں کی آواز کو ہم ۔ بنائیں گے پھر سورگ سنسار کو ہم
ہٹائیں گے سب سمپرداوں کے مت کو ۔ بنائیں گے پھر آریہ سارے جگت کو
وہی پریم گنگا یہاں پھر بہے گا ۔ جو سنسار کی تاپ مالا ہرے گی
کہے گا جگت پھر سے اک سور میں سارا
وہی بردھ بھارت گورو ہے ہمارا

بھجن نمبر ۳۵

ٹیک :- کر کرپا پار اُتارو میری ٹوٹی سی کشتی ہے۔

تم اوناشی اجر امر ہو ۔ سارے برہمنڈل کے گھر ہو۔ ہرے
سب کے بھیتر اور باہر ہو ۔ کاریگر بڑے بھاری ہو
رچی عجب سکل سرشٹی ہے ۔ میری ٹوٹی سی کشتی ہے
سب کا نیائے کرو نیائے کاری ۔ بن وزیر اور بنا سپاہی۔ ہرے
کرو فیصلے قلم نہ سیاہی ۔ ایسے نیائے کاری ہو
نہیں غلطی پڑ سکتی ہے ۔ میری ٹوٹی سی کشتی ہے
اب تک دکھ بھوگے ہیں بھاری ۔ بہت ہوئی دردشا ہماری۔ ہرے

اب ہم آئے شرن تمہاری ۔ تم ہی دیش ہتکاری ہو
تم ہی تارو تر سکتی ہے ۔ میری ٹوٹی سی کشتی ہے
بن کرپا کرو نا ندھ تیری ۔ تجھ نہ پار لبانی میری ۔ ہرے
"تیج سنگھ بھارت کی بیڑی ۔ کاٹ سبھی دکھ ٹارو
جو ہر دے کو مت لبستی ہے
میری ٹوٹی سی کشتی ہے

بھجن نمبر ۳۶

ٹیک :- لیجئے اب مو ہے تار ۔ دیا مے لیجئے اب مو ہے تار
من وچ کرم کے پاپ پنچ مم ۔ تنیگھر بھسم کر ڈار ۔ دیلمے لیجئے ۔ ۱ ۔
جیسے تنک انگاری جلاونت ۔ گھاس کے کوٹھ امبار
السیو نام ہے اگھناشک تو ! ۔ جس نے لیا ہے تو چھار ۔ دیا مے لیجئے ۔ ۲ ۔
تمہارا پتر سو بتر کہلا کر ۔ جاؤں میں کس کے دوار !
شر نمان مہاراج ادھیراج آوت ۔ شران تہار دیا مے لیجئے ۔ ۳ ۔
نہیں پیاری ہے تحصیلداری ۔ نہیں مجی درکار !
بدی راکھو اپنی سیوا میں ۔ کنکر چوکیدار ۔ دیا مے لیجئے ۔ ۴ ۔
ہوؤں گورنر تب کیا بنے گا ۔ جاؤں کا انت سدھار ۔ دیا مے لیجئے ۔ ۵ ۔
انھبلاشی ہوں اس بدوی کا بنا رہوں لگاتار
کیں پتنجل گو تم آدی کرنی کر ہوئے پار
اپتی چند جیسے نیچ کو تارو ہے پتا ! نیت ادھار ۔ دیا مے لیجئے ۔

———۔———

بھجن نمبر ۳۷

اُٹھو اُٹھو اے آریہ ویرو ۔ اوم کا جھنڈا لہرا دو۔
دیش کے ٹکڑے ہو نہیں سکتے ۔ دُنیا کو یہ دکھلا دو۔
ویدوں کا پیغام سناؤ ۔ بھُولے بھٹکے لوگوں کو
ویدوں کا سورج چڑھ آیا ۔ سب دُنیا کو بتلا دو
رام کرشن اور گوتم کی ۔ تہذیب کا تم کو دھیان ہے
گھر گھر میں ہوں ہون یگیہ ۔ ویدوں کا پڑھنا سکھا دو
دُور کرو سب چھوت چھات ۔ اور ودھواؤں کے سنکٹ کو
رشی دیانند کے بھگتو ۔ شدھی کا ڈنکہ بجوا دو
ویر شیوا۔ پرتاپ۔ بیراگی ! کے جوہر دکھلاؤ تم !
ویر ہری سنگھ نلوے جیسی دھاک جہاں پر بٹھلا دو
اورنگ ہیں بنتے گر وہ ۔ تم بھی شیوا جی بن جاؤ
نند لال نے کہا ہے جو کچھ ۔ اس کو کر کے دکھلا دو۔

بھجن نمبر ۳۸

بطرز۔ دُنیا میں غریبوں کو آرام نہیں ملتا

دُنیا میں سکھی کوئی نر نار نہیں ہوتا نر نار نہیں ہوتا
جب وید کی بانی کا پرچار نہیں ہوتا پرچار نہیں ہوتا
(۱) ایشور کو بھلایا ہے ۔ دُکھ بہت اٹھایا ہے
بن آتم شدھی کے دیدار نہیں ہوتا ! دیدار نہیں ہوتا

(۲) اچھوتوں کی کہانی ہے اُنکی ہی زبانی ہے۔
ہر ایک پرانی سے جب پیار نہیں ہوتا۔ جب پیار نہیں ہوتا
(۳) ودھوا کی آہ وزاری کٹتی ہے گئو بیچاری
اجڑا ہوا چمن یہ۔ گلزار نہیں ہوتا! گلزار نہیں ہوتا
(۴) نندلال وید پڑھ لے۔ کچھ نیک کام کر لے
مانشیہ کا جنم بھائی۔ ہر بار نہیں ہوتا۔ ہر بار نہیں ہوتا۔

بھجن نمبر ۳۹

ہندو سنگٹھن کا گیت

رام کرشن گوبند سنگھ کی مہما ہم سب گائیں گے ۔ بدھ جینیشور مہابیر اور دیانند اپنائیں گے
سکھ سناتنی آریہ جینی برہمو سبھی مل جائیں گے ۔ ہندو سبھیتا کے سب پریمی درڑھ سنگٹھن بنائینگے
دیکھ ہمارا پریم پرسپر سب یوروپ شرمائیں گے ۔ دیت راگ رشی گورو تلسی جیسے کار منائینگے
کیشن سوتر دھاری سب ملکر ایک پریوار سجائینگے ۔ جڑ کاٹینگے چھوت چھات کی پربھو بھگتی دریائینگے
ہندو متوں کے جھگڑے رگڑے دل سے سبھی بھلائینگے ۔ جاتی کی رکھشا کرنیکو بل کر زور لگائیں گے
اک اونکار ست اشٹ ہمارا اسکو سیس جھکائینگے ۔ ایشور کی آگیا پر چلکر ہندو قوم بچائیں گے
مسلمان عیسائی جتنے سب کو ساتھ ملائینگے ۔ شدھ کریں گے پریم سے ہم پھر اپنے گلے لگائینگے
آن پرانی شان بڑوں کی ثابت کر دکھلائینگے ۔ نہیں ڈرینگے موت سے ہرگز اپنا دھرم نبھائینگے
ہو سنگٹھن ہمارا پورن وجی بن کر دکھلائیں گے ۔ بھارت ماتا کے سوراجیہ کا جھنڈا ہم لہرائینگے

بھجن نمبر ۴۰

ہندو جاتی کی پرارتھنا

جاتی کو جیون دو بھگوان ہندو ہوں شور بیر بلوان
آگیا کا انکر اُپجا دو۔ پریت کا پی یُش پلا دو۔ سیوا کا سنسار گ دکھا دو
ساہس کا سوپان۔ جاتی کو جیون دو بھگوان

پریم ایکتا کا در در دو۔ گیان اُجالا گھر گھر کر دو۔ کُوٹ کُوٹ ہر دیوں میں بھر دو
موہ ابھیمان سنمان۔ جاتی کو جیون دو بھگوان

دودھوادل کا سنکٹ ٹارو۔ گوکل کے کل کلیش نوارو۔ بل ہینوں میں بل سنچارو۔
نربھے کر دندان۔ جاتی کو جیون دو بھگوان

دلتوں کو ادھیکار دلا دو۔ بچھڑے بھائی گلے ملا دو۔ بھید بھاو کا بھوت بھگا دو
ہوں سب لوگ سمان۔ جاتی کو جیون دو بھگوان

دیش بھگتی کی جیوتی جگا دو۔ دھرم دھام کا دوار دکھا دو۔ کرم ویر بننا سکھلا دو
کر دو بالتا دان۔ جاتی کو جیون دو بھگوان

بھجن نمبر ۱۸

کبھی ہم بلند اقبال تھے تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
ہر فن میں رکھتے کمال تھے تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
پڑھتے تھے جب ہم وید کو جانیں تھے سب کے بھید کو
رکھتے نہ اپنی مثال تھے تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
پابند تھے جب دھرم کے ماہر تھے اپنے کرم کے
روشن ہمیں پُر جلال تھے تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

جب سے جہالت آگئی۔ تاریکی ہر سُو چھاگئی
مفلس ہیں جو خوشحال تھے تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

حاکم ہیں جو محکوم تھے خادم ہیں جو مخدوم تھے
تسیر اب ہوئے جو شغال تھے تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

حالت دگرگوں ہوگئی قسمت ہماری سوگئی
روتے ہیں اب جو نہال تھے تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

بھجن نمبر ۲۸

دھرمی حقیقت

مسلمان ہونے کیلئے قبلہ میں تیار نہیں ۔ آپکی نذر ہے یہ سر ذرا انکار نہیں
شرم ہوتی ہے کبھی باپ کے بدلے مرتا ۔ دھرم کے واسطے جان دینے میں کچھ عار نہیں
مت عذابوں سے ڈراؤ مجھے ڈرتا کیا ہے ۔ دُودھ چھترانی کا پینا یہاں بیکار نہیں
سمجھ کیا بیٹھے ہیں بزدل مجھے میرے دشمن ۔ مجھ میں ستا ہے جسکا وار نہیں یار نہیں
ماں کا دُکھ ہوی کا رنڈیپہ جو سناتے ہو مجھے ۔ بس کرو سُن جو لیا اسکا کیا کرتا رہا نہیں
تم جسے مانگتے ہو دُنیا کے سُکھ کے بدلے ۔ دھرم کو تیاگ جینا بھی تو درکار نہیں
دھرم ایشور کی امانت ہے میں بیچوں کیونکر ۔ دھرم کے بدلے میں دُنیا کا خریدار نہیں
دھرم اور جگت سے کچھ دُکھ ہوتے ہیں اکثر ساتھی ۔ پھول پاؤ گے کہاں ساتھ جہاں خار نہیں
آتما مرتی نہیں جسم کو چاہو کاٹو! ۔ لوہے کی آگ کی پانی کی یہاں مار نہیں
کاٹ سکتے ہو تو ہاں سر کا حقیقت کاٹو ۔ کاٹ سکتی اصل حقیقت کو یہ تلوار نہیں

بھجن نمبر ۲۹

پربھو پریتم جس نے لبسارا ۔ اُس نے جنم انمول بگاڑا
دھن دولت مال خزانہ ۔ یہ تو انت کو ہوگا بیگانہ
ست دھرم کو ناہیں وچارا ۔ بھُولا پھرتا ہے مُگدھ گنوارا
جھوٹے موہ میں تن من دینا ۔ ناہیں بھجن پربھُو کا کینا
پُتّر پوتر اور پریوارا ۔ کوئی سنگ نہ چلنے ہارا
بھراتری بھاو نہ پریتی پرسپیر ۔ کپٹ چھل ہے بھراتن کے اندر
کچھ بھی کیا نہ پر اُپکارا ۔ کھوٹے کرموں کا لیا اچارا
تیرا جوبن اور جوانی ۔ ڈھلتی جاوے جوں برف کا پانی
میٹھی نیند میں پاوں پسارا ۔ چڑیاں چُگ گئیں کھیت تمہارا
دھوکے بازی کے دام پھیلائے ۔ وشئے بھوگ کے چین اڑائے
پُن دان سے رہا نیارا ۔ ایسے پرشوں کو ہو دھکارا
جو جو شاستر وید بکھانے ۔ مورکھ اُلٹا ہی اُسکو مانے
سمہ کھویا ہے کھیل میں سارا ۔ ست سنگ سے کیا کنارا
اس جینے پہ تو ابھیمانی ۔ ٹیلہ ریت کا جیوں وِچ پانی
کیوں نہ گن اور کرم کو سدھارا ۔ مانس جنم نہ ہو بارمبارا
تیرے کرم ہیں ناؤ سمان ۔ جس میں بیٹھا ہے مورکھ انجان
گہری ندیا ہے دُور کنارا ۔ کوئی دم میں تو ڈوبن ہارا
گنگا رام تو جاگ اے بھائی ۔ کچھ تو کرلے نیک کمائی
سنگ جاوے نہیں ست دارا ۔ ایک دھرم ہی دے گا سہارا

بھجن نمبر ۴۴

کیا کوئی گاوے۔ سادے پربھو۔ مہماں تیری لکھی کسی سے نہ جاوے۔ کیا...
رکھی رکھیشر تپی تپیشر۔ منی منیشر ہزار۔ لکھ لکھ کر ہارے وہ سارے بچارے
نہ پایا دے تیرا پار۔ کیا کوئی......
تیری وید ہے بانی۔ کہیں رکھی گیانی۔ ہے پرانی کا اس سے اُدھار
جو پڑھے پڑھاوے اور عمل کماوے وہ ہو بھوساگر سے پار
کیا کوئی ....
تُو ہی سرشٹی کرتا۔ سکل دُکھ کا ہرتا سنتن کا پرتپال
مجھسے کام کرودھ سے غودی لوبھ موہ سے بچاؤ ہری تتکال
کیا کوئی ....
تُو ہی ہے بھنڈاری۔ میں تیرا بھکاری مانگوں یہی وردان
میں تجھ کو ہی دھیاؤں تیری مہماں گاؤں۔ کہے داس کھنہ نادان
کیا کوئی ....

بھجن نمبر ۴۵

ٹیک :۔ نام جپن کیوں چھوڑ دیا
کرودھ نہ چھوڑا جھوٹ نہ چھوڑا ست بچن کیوں چھوڑ دیا
جھوٹے جگ میں دل للچا کر اصل وطن کیوں چھوڑ دیا،
کوڑی کو تو خوب سنبھالا۔ لال رتن کیوں چھوڑ دیا
جن سمرن سے اتی سکھ پاویں۔ تن سمرن کیوں چھوڑ دیا
خالص ایک بھگوان بھروسے
تن ۔ من ۔ دھن کیوں چھوڑ دیا۔

بھجن نمبر ۴۶

ٹیک ۔ پربھو جی کر دیو امرت باری۔ جس سے تپت ہردے مٹے ساری

پربھو ہوں الپ دین بل ہینا ۔ تو مہما کو نہیں چینا
لیو رنج کرونا سے بھاری ۔ جس سے تپت ہردے مٹے ساری
میں نے پریم کی سار نہ جانی ۔ دوش ابھیمان میں آیو لسبرانی
شانتی برشا کرو اتی بھاری ۔ جس سے تپت ہردے مٹے ساری
تو نے جگت منوہر بنایا ۔ میں نے مرم نہ اس کا پایا
میں تھا امرت پتر تمہارا ۔ اندھ اگیان نے گھیرا ڈارا
دیو گیان سے تمہر نواری ۔ جس سے تپت ہردے مٹے ساری
من وشیوں سے میرا ہٹاو ۔ اسے بھگتی میں اپنی لگاؤ
پھر میں دیکھوں جیوتی تمہاری ۔ جس سے تپت ہردے مٹے ساری

بھجن نمبر ۴۷

تیاگے گا جو است کو سکھ وہی پاوے گا
ستیا چرن ہی موکھش کی پدوی دلاویگا
جتنے ہیں پاپ جھوٹ ہے سب کا پتا یہاں
جو اس کا یار ہوگا مہا دکھ اٹھاویگا
سیدھا نرک پوری کو یہاں سے سدھاریگا
ایشور کی جگہ اور کو جو سر جھکائیگا
آواگون کے دکھوں سے چھوٹیگا بس وہی

جگدیش کے پریم میں جو لَو لگاویگا
انتہ کرن کی شدھی کا بھاگی بنیگا وُہ
سیتا چرن کی گنگا میں جو جن نہاویگا
ایشور سمجھ کے پُوجیگا جڑ مورتی کو جو
جڑ رُوپ اپنی بدھی کو نشچے بناویگا
بیجا کسی کو جو کوئی کلپاویگا یہاں
یہ یاد رہے وہ بھی کبھی سُکھ نہ پاویگا
جو نیک کام کرنا ہے کرلے وُہ آج ہی
گذرا ہوا نہ وقت کبھی ہاتھ آویگا
پرلوک کو سُدھار لگیا اس لوک میں نہ جو
آخر وُہ اپنے حال پہ افسوس کھاویگا
سمبدھی چھوڑ دینگے تیرا ساتھ وقت مرگ
کیوَل ایک دھرم ہی جو ساتھ جاویگا

بھجن نمبر ۴۸

ارے متی مند اگیانی جنم ہری بھگتی بن کھویا
بگاڑا کام سب تُونے رہا اگیان میں سویا
پڑا پردہ جہالت کا عقل کی آنکھوں پر تیرے
سدھا کو چھوڑ کر مورکھ زہر کا بیج کیوں بویا
کرودھ اور کام کے بس ہو جنم برباد کر دینا
بھلائی کر چلو جگ میں تمہارا بھی بھلا ہوگا

سمجھ جلدی نچ من میں نہ تیرا ہے یہاں ساتھی
رہا تو نیند میں غافل نہ اُٹھ کر ہاتھ مُنہ دھویا

بھجن نمبر ۴۹

ٹیک۔ پاپی من سوئے پڑا۔ اُٹھ جاگ دھرم پہچان۔ پاپی من
مشکل سے ایہہ دیہہ تمینے پائی۔ جو کہ تُو نے سوئے گنوائی
تجھے غفلت نادان۔ پاپی من....
وقت گیا پھر ہاتھ نہ آوے۔ پیچھے سے تُوں کیوں پچھتاوے
موت سر سے پر جان۔ پاپی من....
بڑے بڑے راجہ مایا دھاری۔ بکرم۔ بھوج دھو جسے کھاری
کال نے مارے آن۔ پاپی من....
ارجن۔ بھیم سے یودھا بھاری۔ جن سے کانپے تھی سرشٹی ساری
ہیں کہاں کر تو دھیان۔ پاپی من....
مات پتا دارا ست جوئی۔ دھن دولت اور لشکر کوئی
ان کا کیا ابھیمان۔ پاپی من....
مانش جنم کو ناؤ بناوے۔ کرم دھرم کے چپو لگاوے
جلدی ترنا جال۔ پاپی من....

بھجن نمبر ۵۰

پربھو کے بل کے لیش گا دیں پتا وہی ہمارا ہے
وہی ہے پوجیہ ہم سب کا وہی سب کا سہارا ہے

نہ بھیا اس کی کا پایا کسی نے وار پار رہاہے۔

سکل برہمانڈ کو رچ کر اسی نے ایک دھارا ہے
جو کچھ ہو چکا ہیگا۔ اسی کا سب پسارا ہے

سبھی کے بس رہا انتر سبھی سے وہ نیارا ہے
وہ جیوتی مے ہی کیول ہے نہ تا اندھکارا ہے

اسی کے دان سے سورج چمکتا چندر تارا ہے
وہی ہے گیان کا ساگر اسی میں ست سارا ہے

گیانی ست وادی کا وہی متر پیارا ہے
پوتر شدھ وہ ہے نرمل وہ شدھی کرنے ہارا ہے

دھرم کا بل اسی سے ہے وہی بل کا بھنڈارا ہے
وہ کرونا روپ ہے سوامی اسی سے ہی آدھارا ہے

ادھم اتی پاپیوں کو بھی بھروسہ اس پہ بھارا ہے
گنوایا جنم کو نشپھل اسے جس نے بسارا ہے

لگا چرنن میں اس کے جو جنم اس نے سنوارا ہے
بھلا دیں کیوں بھلا اس کو جو ترتا سم سبھوں کا ہے

بھجو نسدن اسے پیارے کہ جس کا یہ پسارا ہے

بھجن نمبر ۱۸

چل رے منواں ہری درشن پا

کام کرودھ مد۔ لوبھ سبھوں کو دور ہٹا۔ اپنے آپ سے دور ہٹا
کھپ کھپ مرتا اس دنیا پر۔ کیا سمجھا۔ اپنے چت میں کیا سمجھا

چھوڑ سکل سنسار کے دھندے۔ شرنی آ اپنے پربھو کی شرنی آ۔
آیو کھوئی پاپ کمایا۔ جنم گیا۔ پربھو کے بھجن بن جنم گیا۔
دھن دولت ۔ دارا سُت بھائی۔ نہ تیرا ان میں کوئی سہائی نہ تیرا

بھجن نمبر ۵۲

نہ یاروں میں رہی یاری ÷ نہ بھائیوں میں وفاداری
محبت اُڑ گئی ساری ÷ سماں کیسا یہ آیا ہے
جدھر دیکھو بھری غفلت ÷ بھلادی سب نے ہے اُلفت
بُری صحبت بڑی سنگت ÷ سماں کیسا یہ آیا ہے
سبھائیں کیں بہت جاری ÷ بنے خود ان کے ادھیکاری
نہ چھوڑے کرم وبھچاری ÷ سماں کیسا یہ آیا ہے۔
بہت عمدہ کہیں لیکچر ÷ مگر اُلٹا چلیں اُس پر
عقل پر پڑ گئے پتھر ÷ سماں کیسا یہ آیا ہے۔
سچائی کو چھپاتے ہیں ÷ دل اوروں کا دکھاتے ہیں
بر تھا ساتچے کہاتے ہیں ÷ سماں کیسا یہ آیا ہے۔
نہیں بیوہار کی شدھی ÷ دیپرجے ہو رہی بدھی
بچار میں ست نہیں کچھ بھی ÷ سماں کیسا یہ آیا ہے
گھٹا ہے پاپ کی چھائی ÷ اُپدرو ہو دیں ہر جائی۔
ہے اک کو ایک دکھدائی ÷ سماں کیسا یہ آیا ہے
نہ جانے دیش کے باشی ÷ بنیں کب ست وشواسی
مٹے کیسے یہ اداسی ÷ سماں کیسا یہ آیا ہے

پربھو ہم پر کرو کرپا ٭ سمت ہو شاردھ ہو ہردا
ہے بھگتی پریم میں شردھا ٭ سماں کیسا یہ آیا ہے

بھجن نمبر ۵۳

کہہ رہا ہے آسماں یہ سب سماں کچھ بھی نہیں،
یہ چمن دھوکے کی ٹٹی کے سوا کچھ بھی نہیں
جن کے محلوں میں ہزاروں رنگ کے فانوس تھے
جھاڑ اُن کی قبر پر ہیں اور نشاں کچھ بھی نہیں
جن کی ڈنکے کی صدا سے گونجتے تھے آسماں
مقبروں میں دم بخود ہیں اور نشاں کچھ بھی نہیں
تخت والوں کا پتہ دیتے ہیں تختے گور کے
جھاڑ اُن کی قبر پر ہیں اور نشاں کچھ بھی نہیں

بھجن نمبر ۵۴

ہے جگت سوامی پربھو جی بھینٹ دھروں کیا میں تیری
مال نہیں میرے سمپتی نا ہیں جسکو کہوں میں میری
اس جگ میں ہم ایسے وچریں جوگی کریں جیوں پھیری
دھن جن جوبن اپنا مانیں مورکھ بھولا بھاری
تم بن اور سہائی نہ میرا دیکھ لیا میں بچاری
یہ تن یہ من ہو وے نہ اپنا ہے سب مال تمہارا
جب چاہے تب ہی تو لیوے نہیں کچھ زور ہمارا

تمرے ہی در کا کھکاری ہوں سوامی لاج تمہیں ہے میری
چرن شرن نت ارپت کرکے دیو بھگتی بن دیری ۔

بھجن نمبر ۵۵

آرتی

اوم جے جگدیش ہرے ۔ پتاجے جگدیش ہرے
بھگت جنوں کے سنکٹ ۔ چھن میں دور کرے

جو دھیاوے پھل پاوے ، دکھ بنسے من کا
سکھ سمپتی گھر آوے ، کشٹ مٹے تن کا

مات پتا تم میرے شرن گہوں کس کی
تم بن اور نہ دوجا آس کروں کس کی

تم پورن پرماتم ۔ تم انتر یامی
پار برہم پرمیشور تم سب کے سوامی

تم کرونا کے ساگر ۔ تم پالن کرتا
میں سیوک تم سوامی کرپا کرو بھرتا

تم ہو ایک اگوچر سب کے پران پتی
کس بدھ ملوں دیامے تم کو میں کمتی

دینا بندھو دکھ ہرتا ۔ تم رکھشک میرے
کرونا ہست بڑھاؤ ۔ شرن پڑا تیرے

وشے وکار مٹاؤ پاپ ہرو دیوا
شردھا بھگتی بڑھاؤ سنتن کی سیوا

بھجن نمبر ۵۶

اپنی اُپاسنا اپنا ہی جاپ ؛ سکھاؤ پربھو پوجا کی ودھی آپ
تُسکھشا ہماری تمہارے ادھین ہو ؛ مَیں ہوں بال بُدھی تم گیانی باپ
پریتی کی ریتی بتا دیجو ہم کو ! ؛ کہ جس ودھی سے ہو تمہارا ملاپ
تمہاری کرپا کی نہیں ہا! کوئی سیما ؛ نہیں تیری کرونا کا ہے کچھ تول ناپ
تن کی تپن اور من کی آپت کو ؛ مٹاؤ مٹاؤ پربھو تینوں تاپ
کریں تیری آگیا کا پالن سدا ہم ؛ کہ کر نہ سکیں ہم کبھی کوئی پاپ
بڑھا جاتا ہے جنم جن کا بھجن بن ؛ وہ چلتے کریں گے یہاں پشچاتاپ

ایسی رس کی ورشا وہاں کیوں نہ ہووے
جہاں تیرا ہو رہے منوہر الاپ

بھجن نمبر ۵۷

پربھو میرے شرن تیری میں آیا ؛ بھجن بِاجھوں جنم برتھا گنوایا
تو ہی داتا تو ہی جگدیش میرا ؛ کرو کرپا میں لڑ پکڑا ہے تیرا
بنا تیرے نہیں کوئی ہمارا ؛ تو ہی سوامی تو ہی پریتم پیارا
پیالہ پریم کا ہمکو پلاؤ ؛ پِتا تو ہمیں سچا بناؤ
حکم سارے بجا لاویں تمہارا ؛ سپھل جیون تبھی ہووے ہمارا
یہ ودیا وید کی گھر گھر پھیلاویں ؛ یہ مارگ موکھش کا سب کو بتاویں
تو ہی سوامی تو ہی مالک ہے میرا ؛ بھروسہ مجھ کو ہے کیول ہی تیرا

بھجن نمبر ۵۸

ہے ہری ہم دین ہیں نرگن بچارے پرکھتا
پتت پاون نام تیرو کردیا ہم پر ذرا
ہے اودیا چھائی ہم پر بھولی ہے شدھ بدھ سبھی
پاپ کے ساگر ہیں ہم سب ڈوبتے ہیں لے بچا
چھوڑ کر وید وں کی ریتی کو کریں ان ریتی ہم
اگیان نے منجدھار میں ہم کو دیا اب ہے گرا
پاپ سے بھرپور ہیں اُٹھ نہ سکے ہم آپ سے
ہوئی ہماری ورگتی ہے نے دیا مے لے اُٹھا
روز و شب تیری طرف من کو رجوع کرتے ہیں ہم
ایک پل جمتا نہیں ہے ناگہاں پڑتی بلا
ایسی کرپا اور انوگرہ ہم پر ہو پرماتمن
پاپ کا نقشہ ہمارے دل سے اب تو دے ہٹا
آدیں شر ناگت تیری من کو کریں مضبوط ہم
پھر کریں نہ پاپ کو تیرے ہی گُن گادیں سدا
یہ عرض ہم دینوں کی سُن لیجئے اب ہے ہری
وید بانی کی طرف من کو ہمارے دے لگا

بھجن نمبر ۵۹

پریتم تیرے پاس وسدا ڈھونڈن کتھے جاوناں ... پریتم تیرے

گلی تے بازار ڈھونڈو شہر تے دیار ڈھونڈو
گھر گھر نزار ڈھونڈو پتا نہیں پاونا - پریتم تیرے
مکے تے مدینے جائیے تیتھے جا مسیت گھسائیے
اچی کوک بانگ سنائیے پل نہیں جاونا - پریتم تیرے
گنگا بھاویں جمنا نہاؤ کانشی تے پریاگ جاؤ
بدری کیدار دھاؤ مڑ گھر آونا - پریتم تیرے
دیش تے دیشاور ڈھونڈو دلی تے پشاور ڈھونڈو
بھاویں ٹھور ٹھور ڈھونڈو کسے نہ تھاونا - پریتم تیرے
بنو جوگی تے بیراگی سنیاسی جگت تیاگی
پیار سے نہ پریت لاگی بھیس کی وٹاونا - پریتم تیرے
بھاویں گل مالا ڈال چندن لگاؤ بھال
پریت نہیں پیارے نال جگ نوں دکھاونا - پریتم تیرے
مومناں دی شکل بناویں کافراں دے کرم کماویں
متھے تے محراب لگاویں مولوی کہاونا - پریتم تیرے
کہنے کہے بار بار سمجھ بڑھاوے یار سائیں نال
کرے پیار انت مر جاونا - پریتم تیرے

بھجن نمبر ۶۰

ٹیک - جیبا کو سوچ بنی کس بدھ ترنگے پار
بھو ساگر بیچ ناؤ چلائی آن پڑی منجدھار
کام کرودھ کی رات اندھیری دیکھت وار نہ پار

کالی گھٹا میگھر اگرچہ دُنیا گھور اندھکار
جھوٹی بیڑی عملاں والی ڈولتی ہے ہر بار
نہ بل ہے ناں گُن ہے کوئی سائیں نہ سردار
ہن تاں شرت سنبھال ٹھانباں ڈوبت ہے پریوار
عملاں والے لنگھ جاویں رہ گئے اوگن ہار
ہم اتی دُربل ڈوبن لاگے رووین ہا تھ پسار
رشی منی سادھو جن لاکھوں تارے تیں کرتار
شرن پڑے کی لاج ہماری راکھو پالن ہار

بھجن نمبر ۶۱

سدا تم کرتے رہو ست پرشوں کا سنگ
ست سنگ کی مہما کو جی کیا کوئی کرے بیان
سدا چار ست سنگ کے کارن ہوتا ہے کلیان
کھوٹے پرشوں کی سنگت سے ہوتی ہے منی بھنگ
وش سے امرت کو بھی پی کر کردے زہر جھنجنگ
ست پرشوں کا سنگ کرو تم یہی دھرم کا انگ
گہرے جل میں تر جاتا ہے لوہا کاٹھ کے سنگ
پانی گرتے گرتے بھائیو گھس جاتا پاشان
رشی سنگ نے کیا بھیل کو والمیک گن وان
بن بن پھر کے سوامی دیانند کینا خوب بچار
آخر ورجانند کے سنگ سے کیو وِشُ سُدھار

انتم بنیتی ہے "چندر" کی یہ جو من میں دھار
آریہ جنوں کی سنگت سے تم ہو جاؤ گے پار

بھجن نمبر ۶۲

دھرم کے نام پر پیارے تمہیں مرنا نہیں آتا۔
لہو سے کاسۂ تقدیر کو بھرنا نہیں آتا
چھری سے پیٹ پڑوانا تمہیں آتا نہیں پیارے
حقیقت کی طرح قربان سر کرنا نہیں آتا
دھرم کی راہ پر چلنا تمہیں تو ہو گیا مشکل
چھری کی دھار ٹیڑھی پر قدم دھرنا نہیں آتا
تم ہو اولاد شیروں کی مگر اب بحر ہستی میں
سمے کا پھیر ہے سیدھا تمہیں ترنا نہیں آتا
تباہی کا تمہاری ایک ہی کارن ہے بس مترو
تمہیں کہنا تو آتا ہے مگر کرنا نہیں آتا

بھجن نمبر ۶۳

بھلائی کر چلو جگ میں تمہارا بھی بھلا ہو گا
کیا جو کام نیک و بد وہ اِک دن برملا ہو گا
ستاتے ہو غریبوں کو نہ کھاتے خوف مالک کا
کبھی کوئی ظلم گر دیکھا جو پھولا اور پھلا ہو گا
خدا کے ہیں سبھی بندے بنو مت خون کے پیاسے

چھُری جلاد کے نیچے تمہارا خود گلا ہوگا۔
سمجھ کر جان اپنی سی دُکھاؤ مت کسی کا دِل
جلاوے گا تمہیں بے شک جو خود تم سے جلا ہوگا۔
فرائض اپنے کو ہر دم ادا کرتے رہو فوراً
مزہ بلدیو وشیوں سا تمہیں اکدن برملا ہوگا۔

بھجن نمبر ۶۴

کانٹے سے بھی خراب ہے جس گل میں بُو نہ ہو
ویرانے کے مثال ہے جس دِل میں تُو نہ ہو
رنگیں زباں نہ ہو جس پہ تیری گفتگو نہ ہو
جل جائے دل وہ جس میں تیری جستجو نہ ہو
انساں وُہ ہے جو آپ سا جانے جہاں کو
تفریق جس کے دِل میں کبھی میں و تو نہ ہو
کچھ کرلے کام نیک کہ فرصت کا وقت ہے
حاصل ہے بات وُہ کل تک کبھی نہ ہو
کھوئے ہوئے جو ہاتھ جہاں سے ہمارا کوچ
لپٹی ہوئی کفن میں کوئی آرزو نہ ہو

بھجن نمبر ۶۵

چھوڑو نہ تم دھرم کو چاہے جان تن سے نکلے
سچا سخن ہو لیکن شیریں دہن سے نکلے

ایشور کہاں وہ بھائی افسانہ ہو گئے کب
ماتا کوشلیا کے جو تھے بطن سے نکلے
ہر وقت عورت سر پر سے لے توشہ بھائی
بھگتی و نیکی کرے جتنا کہ تن سے نکلے
چُن دکرم دھرم کے وقت جوانی کے گل
نہیں تو خزاں میں بلبل روتی چمن سے نکلے
رکھا ہے کیا یہاں پر کیسی ہے بستی سوچو
جتنے رشی جن نکلے سب ہی وہ بن سے نکلے
اچھے کرم ہوں جب کہ سمجھو دھرم ہے کیا شے
طاعون ہیضہ کیوں نہ پھر تو وطن سے نکلے
دھن سے دھرم کرو تم نہیں تو سمجھو عاجز
سکندر کے ہاتھ خالی دونوں کفن سے نکلے

بھجن نمبر ۶۶

بنو آریہ ویدمت پر چلو ، رہو بے دھڑک مت کسی سے ڈرو
اودیا کو ناش ودیا پڑھو ، پرم دان ودیا کو دو اور لو
چلن وید انکول اپنا کرو ، خوشی سے رہو اور پھولو پھلو
کرو یوگ اور یوگیوں سے ملو ، پرم دھام مکتی کے بھاگی بنو
پروپکار میں ہی لگا رکھو من ، پروپکار کرکے ہو من میں مگن
نہ ہو ویر بدھی کسی سے کبھی ، رہے من میں دیا پک سدا شانتی
ہردے کے کھلیں گیان چکشو اگر ، تو پرکاش اُن کا ہو نورِ نظر

بدی سے ڈرو اور کرو کام نیک ؛ کہ نیکوں کا ہوتا ہے انجام نیک
جو رہنا ہے منظور آرام سے ؛ تو بچ جاؤ ہمیشہ بُرے کام سے
جنہیں ایک ایشور کا ہے آسرا ؛ نہیں اُن کو ڈر ہے کہیں بھی ذرا
وہ نیکوں کو نیکی کا پھل دیتا ہے ؛ بُروں کو سزائے عمل دیتا ہے

وہی وشو کا "کیول" آدھار ہے
اُسی کو ہمارا نمسکار ہے

بھجن نمبر ۶۷

صداقت کے لئے گر جان جاتی ہے تو جانے دو
مصیبت پر مصیبت سر پر آتی ہے تو آنے دو
لگی ہے آگ غفلت کی دھواں ہر سو ہے آلس کا
کرو کوئی اپائے جلدی بھڑکتی کو بجھانے دو
ضرورت قوم کی دیکھو ہوا ادبار کیوں حائل
نہیں پھر وقت ملنے کا نسمے کو مت ٹلانے دو
سبھا آریہ کے ہونے سے نصیبہ قوم کا جاگا
کرو ست سنگ رل مل کر دھرم ویدک سُنانے دو
جہالت کا سمندر تھا نظر سے دُور ساحل تھا
زہے قسمت ملی کشتی ہیں اب پار جانے دو
شرومنی جو زبانوں کی خزانہ علم ہے جس میں
ہے کیوں وید کی وِدّیا نہیں پڑھنے اور پڑھانے دو
قدیمی علم کی خواہش اگر کچھ دل میں ہے باقی

آچاریہ کل بنانے کے لئے زر کو لٹانے دو
رشی منیوں کے جیون کو نگاہ غور سے دیکھو
لکھا جو ستیہ گرنتھوں میں وہی دل میں سمانے دو
اگر تم آریہ بنتے ہو نام کی خاطر
رجسٹر میں سبھا کے نام مت اپنا لکھانے دو
ترقی دھرم کی کرنا کٹھن ہے فرض اعلےٰ ہے
بناں سوچے قدم میدان میں ہرگز نہ آنے دو
سوارتھ سدھ کرنے کی جنہیں عادت ہوئی ہے بد
سراسر حسد کرتے ہیں انہیں بکنے بکانے دو
ڈرو نہ مشکلاتوں سے تم عبث ہے خوف اپدیوں کا
بڑھا کر حوصلہ بدھی کو غلبہ اُن پہ پانے دو
بلا سے حیلے سازوں کی شکایت اور بدگوئیاں
بھروسہ ایش پر رکھ کر نہ دل کو ڈگمگانے دو

بھجن نمبر ۶۸

راگنی جوم — گیت — تال چنچل

انت سنتے ہیں ہے جگدیش مجھ کو
لوین ہو تجھ میں چت برتی میری
یوگی کے سدرش لگاؤں سمادھی
نہ شوک ہو نہ موہ ہو نہ ممتا کسی میں
جیو آتما کا نواس ہو وہاں پر

تمہارا ہی سمرن تمہارا ہی دھیان ہو
جب تک سواسوں میں پران اور اپان ہو
اونکار اکھشر کا بکاریہ ارتھ گیان ہو
نہ پیڑا ہو تن کو نہ کچھ دکھ کا بھان ہو
جہاں تیرے سکھ پد کا اُتم ستھان ہو۔

بھجن نمبر ۶۹

راگ بروا　　گیت　　تال قوالی

مورکھ من کیوں کرتا ابھیمان

کال بلی جب آن دباوے۔ پل میں لیوے پران
دھن دولت اور محل ماڑیاں کچھ بھی نہ اپنا جان
یہ سمبندھی اور متر سب سکھ کے ہیں نادان
بپت پڑے کوئی کام نہ آوے مطلب کے سب جان
جب تک جیوے پربھو کو بھجلے ہویا کیوں انجان
یہ جیون اور حسن جوانی ڈھل جائے برف سمان
کوئی دم کے لئے آیا جگ میں۔ سویا چادر تان
خالی ہاتھ گئے دنیا سے قاروں سے دھنوان
پاپی چھوڑے دشٹ کرم تج پربھو کی اور کر دھیان
گھر سے پکڑ بٹھائے باہر نکل جائیں جب پران

بھجن نمبر ۷۰

کال کی آ گیا میں کیسے کیسے زور آور چلے
کیا مجال اس حکم کی کوئی عدولی کر سکے
راؤ چلے رانے چلے دھنوان اور نردھن چلے
کون ستھر یاں رہ سکے جب کال کا چکر چلے
چھوڑ کر ساری حکومت سول کے افسر چلے

سرشتہ کے منشی بابو چھوڑ کر دفتر چلے
سردار صوبیدار اور کپتان پل میجر سب چلے
کرنل چلے جرنل چلے لیفٹنٹ اور سرجن چلے — !
کارتوس اور دارو سکہ پیٹیوں میں بھر چلے
پلٹن رسالے توپخانے تیاگ کر لشکر چلے
مختار اور وکلا بیرسٹر کل مقدمہ ہر چلے
جھوٹ کی تقریر منطق اس جگہ کیوں کر چلے
وید اور حکما یہاں پر پڑھ کے طب اکثر چلے
نسخہ نہ پایا موت کا حیران ہو ڈاکٹر چلے
زمیندار، پٹی دار، نمبردار نمبر پر چلے
انت کو بے دخل ہو دیکھو وہ دھرتی دھر چلے
تجار، ساہوکار کوٹھی دار سوداگر چلے
کھوٹے سودے میں یہ آپو اپنی ضائع کر چلے
ہل چل پڑی جہاں کال کی سب کانپتے تھر تھر چلے
آنسو بہاتے چل پڑے نہ بل چلے نہ زر چلے
سورج چلے تارا چلے چندر چلے نو گرہ چلے
کال کی گردش میں پرتی دن بھومی محور پر چلے
کل یگ چلے ست یگ چلے تریتا چلے دواپر چلے
رام چلے راون چلے ہری چند، نند کنور سب چلے
کھیچر چلے بھوچر چلے جل پر چلے چراچر چلے
اور سب چلانے والا ہے نہ چلے تو جگدیشور نہ چلے

بھجن نمبر ۱۷

حقیقت رائے کی گرج جلاد کو دیکھ کر

ڈراتا موت سے کیا ہے۔ امر ہے آتما میری
نہیں کچھ کارگر ہونے کی اس پر تیغ یہ تیری
اِسے چھیدے اسے کاٹے کہاں یہ تیر کی طاقت
اسے باندھے اسے جکڑے کہاں زنجیر کی طاقت
گلا سکتا نہیں اسکو سُن اے بیداد گر پانی
جلا سکتی نہیں ہے آگ بھی شعلہ افشانی
اجل کا خوف ہے اس کو نہ ہے کچھ مرگ کا دھڑکا
ڈرا سکتا نہیں ہرگز اُسے بجلی کا بھی کڑکا
دھرم پر ہی مٹوں گا میں دھرم ہی مجھکو پیارا ہے
یہی ہمدرد ہے میرا یہی میرا سہارا ہے۔
دھرم پر کرگئے گورو تیغ اپنی جاں تو قرباں
ہوا سرسبز جن کے خون سے یہ باغ ہندوستاں
دھرم کے واسطے گوبند نے خود جان تک واری
سہے دُکھ ہر طرح کے اور مصیبت جھیل لی ساری
گورو گوبند جی کے لاڈلے بیٹوں نے سر وارا
چنے اینٹوں میں خاطر دھرم کی لیکن نہ جی ہارا
دھرم کے واسطے پورن نے کٹوائے تھے دست و پا

لیا بنباس پیارے رام جی نے دھرم کی خاطر
دھرم کے واسطے دشرتھ نے دیدی جان تک آخر
دکھا دوں گا کہ اُن ویروں کی اک اولاد ہوں میں بھی
دھرم پر جان دینے کے لیئے دل شادہوں میں بھی
قضا کے خون سے اپنے عقیدے کو نہ چھوڑونگا
مروں گا جان دیدوں گا دھرم سے مُنہ نہ موڑوں گا
سُنو اے حاضریں! تم بھی دھرم پر جان دے دینا
غم و رنج و الم سر پر جو آجائیں وہ لے لینا
پتا جی دیجیئے رخصت مجھے چولا بدلنے کی
اجازت مانگتی ہے آتما باہر نکلنے کی!
نہ کرنا غم میرے مرنے کا ماتا چین سے رہنا
بھجن ایشور کا کرنا یاد میں میری نہ دکھ سہنا
تمنا زندگی کی ہے نہ کچھ جنت کے لینے کی
جو خواہش ہے تو بس اپنے دھرم پر جان دینے کی
کر اے جلاد جلدی جو تیرے دل میں سمائی ہے
چلا خنجر اُڑا سر ویر سے گردن جھکائی ہے۔

بھجن نمبر ۲۷

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا
غربت میں ہوں اگر ہم رہتا ہے دل وطن میں

سمجھو وہیں ہمیں بھی۔ دل ہو جہاں ہمارا
پربت وہ سب سے اونچا ہمسایہ آسماں کا
وہ سنتری ہمارا وہ پاسباں ہمارا
گودی میں کھیلتی ہیں جس کی ہزاروں ندیاں
گلشن ہے جن کے دم سے رشکِ جہاں ہمارا
اے آبِ رودِ گنگا وہ دن ہیں یاد تجھ کو
اترا ترے کنارے جب کارواں ہمارا
مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا
یونان۔ مصر۔ روما سب مٹ گئے جہاں سے
اب تک مگر ہے باقی نام و نشاں ہمارا
کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری
صدیوں رہا ہے دشمن دورِ زماں ہمارا
اقبال، کوئی محرم اپنا نہیں جہاں میں
معلوم کیا کسی کو دردِ نہاں ہمارا

بھجن نمبر ۲۴

سر جائے تاں جائے میرا ویدک دھرم نہ جائے
دھرم کی خاطر رشی دیانند دودھ میں زہر پی جائے
لیکھ رام ویر دھرم دی خاطر چھرا پیٹ میں کھائے
گورو دت، جی دھرم دی خاطر ہنڈری گھول گھمائے

دھن دھن بال حقیقت دھرمی دھرم پہ پران گنوائے
گورو گوبند سنگھ راج دلارے گئے نیہاں وچ چنائے
رشی دی آگیا پالن کرنا پیچھے قدم نہ جلائے
دھرم پہ تن من جنہاں نے وارے دھرم ویر کہلائے

بھجن نمبر ۴۷

ٹیک :- پربھوجی میں دین ہوں اک تیرا
پاپوں نے مجھ کو آن گھیرا
پاکھنڈوں میں رم رہا کیا نہ کچھ بھی کام
بر تھا جنم گنوا لیا۔ لیا نہ تیرا نام۔ سمیے ہے مجھ کو بڑی بھاری
پاپ ہیں رہا میرا ڈیرہ۔ پربھو جی....
دھن دولت کو جوڑیا اس میں ہی سکھ جان۔ پرمانند نہ کھوجیا میں مورکھ نادان
بدھی میری ایویں گئی ماری۔ ذکر سب چھوڑ دیا تیرا۔ پربھوجی....
جہاں دھرم کی بات ہو من میرا اکتا ئے۔ برے کرم ہیں پاپی من دوڑا دوڑا جائے
حیا اور شرم کھوئی ساری۔ سبھی کچھ نشٹ ہوا میرا۔ پربھوجی....
وشے بھوگ میں رم رہا کیا نہ پربھو سے ہیت
چلدی بارہی مورکھا اب تو پربھو کو چیت
جھوٹے ہیں یہ سکھ سنساری۔ لگایا تو نے یہاں ڈیرا۔ پربھوجی....
آیا تھا کچھ اور کو کرنے لگا کچھ اور۔ مند کرموں نے گرس لیا شبھ کرم گئے دوڑ
عمر میری ایویں گئی ساری۔ کام سب الٹا ہوا میرا۔ پربھوجی....

بھوساگر کے بیچ میں ناؤ پڑی منجدھار۔ راکھو دینیال جی تو جھٹ وار نہ پار
بپد مرے سر پر پڑی بھاری۔ کنارے لگا میرا بیڑا۔ پربھو جی .....
مرگ ترشنا جل کی طرح۔ دنیا کا ہے حال جلدی توڑو ہے ہری میرا کپٹ جنجال
اک ہے تیری آس بھاری۔ ہٹا اب اس سے من میرا۔ پربھو جی ....
تو ہی اک رچھپال ہے۔ تیرے ہی تک دوڑ جیسے کاگ جہاز میں تو جھٹ اور نہ ٹھور
دکھیوں کا جوتی تیری پیاری۔ اسے تجھ بن ہی دھیان میرا۔ پربھو جی....

سنگی سکھا سب تج گئے کوئی نہ نبھیو ساتھ
کہو نانک یہ وپد میں ایک ٹیک رگھوناتھ
جو پرانی ممتا تجے۔ لوبھ۔ موہ۔ اہنکار
کہے نانک آپن ترے اوروں لیت ابھار

بھجن نمبر ۵۷

پربھو پریم ایک شربت دلکشا ہے۔ گناہ کے مریضوں کو نادر دوا ہے
ذرا دل سے اک بار پی کر تو دیکھو۔ خدا کے لئے میری یہ التجا ہے۔
جو پریم اک باری بصدق دل سے پیتو۔ گناہ کے مرض سے تو حکماً شفا ہے۔
جو نکلا نفس کی غلامی سے صاحب۔ اسے مرحبا مرحبا مرحبا ہے۔
پھنسا جو گناہ میں نکلنا ہے مشکل۔ یہ ظالم بری روح کے حق میں وبا ہے
فدا ہوں ہر انداز پر اسکے میں بھی۔ پربھو ہی کو جس نے دل اپنا دیا ہے
غنی ہو گیا جب ملا جس گدا کو۔ پربھو پریم اک نسخہ کیمیا ہے
فدا تو بھی وشنو اسی اب ہو خدا پر۔ نہ لا کام غفلت کو اب دیر کیا ہے

بھجن نمبر ٧٦

دھرم بلیدان

سورج چند نے رام تے کرشن دونویں۔ ہندو قوم ہے جنہاں چمکا دتی
رشی ہوئے نے کپل کناد ورگے ۔ دھاک فلسفے دی وچہ پا دتی
ہری چند تے سرن جیسے دانیاں نے۔ سب سخیاں دی پیٹھ لگا دتی
ہندو دھرم حقیقت نے چھڈیا نہ۔ چند اپنی گھول گھما دتی

—·—

جے کر رکھنا ہندوؤ ناں اپنا ۔ کرو رانا پرتاپ دی شان پیدا
بندے جیا کوئی کرو ہن دیر کوئی۔ سیوا جیا کوئی کرو جوان پیدا
وچہ افغاناں دے جیہڑا جا دھاک پاوے۔ نلوے جیا کوئی کرو انسان پیدا
کلیجے دشمناں دے جان دہل پا دو۔ گورو گوبند سنگھ جیا کرو بلوان پیدا

—·—

اوہدے جوش نوں دیکھ کے موت کمبی۔ کمبی دھرتی تے آسمان ڈریا
یوں چھڈ میدان توں نس گئے نے۔ وچہ جنگلاں ہر افغان ڈریا
اوہدی تیغ دی جھلک نہ کسے جھلی۔ اک سورماں وچہ جہان ڈریا
پتر کمدے تھر تھر پٹھانیاں دے۔ ملکیں دھاک پے گئی ہریا آن ڈریا

بھجن نمبر ٧٧

دھرم نہ چھوڑو بھول کے بھائیو رکھشک یہی تمہارا ہے۔
چھوڑ دھرم کو جس نے سمجھ کوئی دا .... کا ... ا ہے

دھرم کی رکھشا کرے جو اس کی دھرم بھی رکھشا کرتا ہے
سا دھرم تو ایسا مارے۔ دیکھے سب سنسار ا ہے
نل بے کل میں تستر و دل میں اور مشکل میں وہاں اچل میں بھی۔ دھرم ......
دھرم رکھا تھا ہریشچندر نے آج تلک وہ جیتا ہے رے
دھرمی حقیقت رائے دھن جن سیس دھرم پر وارا رے۔
لالچ زر سے خوف وخطر سے ڈر افسر سے زور آدر سے بھی۔ دھرم۔
سوامی دیانند دھرم کی خاطر جیون کر قربان گئے۔
لیکھرام نے دھرم کی خاطر کھڑک ہیئے میں دھارا رے
چین امن میں جنگل بن میں کھشتر رن میں کبھی تپن میں بھی دھرم....
گورو گوبند سنگھ تیغ بہادر نامہ بندہ بھگت ہوئے۔
بند بند کٹوا دیا اپنا دلے دھرم نہیں ہارا رے
دھن لٹوا کر۔ مال گنوا کر۔ وش کو کھا کر سیس کٹا کر بھی دھرم۔۔
بناں دھرم کس کام کے ہیں سب مندر محل اور ماڑیاں رے
دھرم ہی کیول کھولیگا تجھ کو کھلنے سورگ دوارے
سکھ میں دکھ میں شوک ہرش میں یون پد میں دھن کے مد میں بھی دھرم...

بھجن نمبر ۷۸

حقیقت رائے کی گرج جلاد کی تلوار دیکھ کر
ڈراتا موت سے کیا ہے امر ہے آتما میری
نہیں کچھ کارگر ہونے کی اس پر تیغ یہ تیری
اسے چھیدے اسے کاٹے کہاں یہ تیر کی طاقت

اسے باندھے اسے جکڑے کہاں زنجیر کی طاقت
گلا سکتا نہیں اس کو سن اور بیداد گریانی
جلا سکتی نہیں ہے آگ کی بھی شعلہ افشانی
اجل کا خوف ہے ہم کو نہ ہے کچھ مرگ کا دھڑکا
ڈرا سکتا نہیں ہرگز اسے بجلی کا بھی کڑکا
یہ دھرم پر ہی مٹوں گا میں دھرم ہی مجھ کو پیارا ہے
یہی ہمدرد ہے میرا یہی میرا سہارا ہے
دھرم پر کر گئے گورو تیغ اپنی جان کو قرباں
ہوا سرسبز جن کے خون سے یہ باغ ہندوستاں
دھرم کے واسطے گوبند نے خود جان تک واری
سہے دکھ ہر طرح کے اور مصیبت جھیل لی ساری
گورو گوبند جی کے لاڈلے بیٹوں نے سر وارا
چنے اینٹوں میں خاطر دھرم کی لیکن نہ جی ہارا
دھرم کے واسطے پرہلاد نے سو آفتیں جھیلیں۔
بلائیں سینکڑوں سر پر ہزاروں آفتیں لے لیں۔

بھجن نمبر ۹۷

اٹھو ہن اگے ودھو ہندو بہادرو
سر دھڑ دی بازی قومی شان تے لا دیو
ادم دا جھنڈا ہووے اگے لہراوندا ۔ منڈل سنیاسیاں دا دیداں نوں گاوندا
ادم وشواشں والے منتر سکھلاوندا ۔ سن کے اپدیش سارے قدم اٹھا دیو

سر دھڑ دی بازی قومی شان تے لا دیو

جھنڈا سارے رل دسیاں ہووے سدّی قطار جی۔ کٹھی ادلانگ اُٹھے کٹھی للکار جی
اکو ہی بولی اکو ہی جیہے وچار جی ۔ جاتی دے اندر جیھتے بندی بنا دیو

سر دھڑ دی بازی قومی شان تے لا دیو

اکو ہی دیس اکو ہی بھیس سہاونا ۔ اِکو نشان اِکو رستے تے جاوناں
جیونا تے مرنا اپنا سانجھا بناوناں ۔ ہندواں دے اندر قومی پریم بڑھا دیو

سر دھڑ دی بازی قومی شان تے لا دیو

جنہوں تے اوہدی دنیا سانجھا نشان جی۔ اگاں وچ سڑناں سانوں سب نوں پروان جی
کرماں دا اکھڈیا کھاناں شاستر سکھلان جی ۔ ریتی تے نیتی پچھلی سب نوں بتلا دیو

سر دھڑ دی بازی قومی نشان تے لا دیو

رل مل کے بیٹھن سکھو رل مل کھلوناں ۔ خوشیاں تے غمیاں اندر ہسناں تے روناں
ٹریاں سب رسماں والی کالکھ نوں دھوناں۔ جاتی دا مستک اُجل کر کے دکھا دیو

سر دھڑ دی بازی قومی نشان تے لا دیو

ہووے کوئی جینی بھاویں برہمو سناتنی ۔ سکھاں توں سکھی جنگی آریہ پُراتنی
یوگی سنیاسی ننگے سادھو مہا دھنی ۔ سارے نے بھائی سب نوں اُچی سُنا دیو

سر دھڑ دی بازی قومی شان تے لا دیو

گرو گورو منتر اپنے گورو دی کتاب جی ۔ مندر نے آپو اپنے اپنا حساب جی
حاطے نے وکھو وکھی سانجھا اسباب جی ۔ ہندو تہذیب اپنی رل مل بچا دیو

سر دھڑ دی بازی قومی شان تے لا دیو

شیراں دے جائے تسیں شیراں دے روپ ہو۔ تارو سمندراں دے ڈگے وچ کوپ ہو
پچھے نوں دیکھو تسیں راجے انوپ ہو ۔ رل مل کے زور لاؤ کایا پلٹا دیو

سردھڑ دی بازی قومی شان تے لا دیو
ماراللکارے سُتی قوم جگاو ناں ۔ جاتی دے خطرے دا لا بگل بجاونا
گھر گھر سنگٹھن والا پاٹھ پڑھاوناں ۔ مت متانتراں دے جھگڑے مٹاو
سردھڑ دی بازی قومی شان تے لا دیو
شاخاں نے لکھاں بجادین اکوای مول جی ۔ رشیاں دے خون ساڈے اُچے اُصول جی
اَجل ایہہ ہندو جاتی جاناں نہ بھول جی ۔ رل مل کے سارے جے جے کار بلاد
سردھڑ دی بازی قومی شان تے لا دیو

بھجن نمبر ۸۰

آریہ بچوں کا گیت بطرز ڈھیرنی

آکھو سارے جے ہووے ۔ دیانند دی جے ہووے
دیانند بلوان سی آہو جی ۔ ویداں دا ودوان سی آہو جی
رشیاں والی شان سی آہو جی ۔ بھارت تے قربان سی آہو جی
آکھو سارے جے ہووے ۔ دیانند دی جے ہووے
دُنیا دے اپکار نوں آہو جی ۔ ساڈے کرن سدھار نوں آہو جی
ویداں دے پرچار نوں آہو جی ۔ جاتی دے ادھار نوں آہو جی
آکھو سارے جے ہووے ۔ دیانند دی جے ہووے
او برہمچاری آیا سی آہو جی ۔ سانوں اوس جگایا سی آہو جی
کوڑ فریب مٹایا سی آہو جی ۔ سچا دھرم سکھایا سی آہو جی
آکھو سارے جے ہووے ۔ دیانند دی جے ہووے
سب نوں نال رلاون گے آہو جی ۔ چھوت چھوت ہٹاون گے آہو جی

ویدک دھرم ودھا لگے آہو جی ۔ سوامی دے گُن گا نگے آہو جی

بھجن نمبر ۸۱

وشوپتی کے دھیان میں جس نے لگائی ہو لگن
کیوں نہ ہو اسکو شانتی کیوں نہ ہو اس کا من مگن

کام کرودھ لوبھ موہ شترو ہیں مہا بلی
ان کے دمن کے واسطے جتنا ہو تجھ سے کر یتن

ایسا بنا سبھاؤ کو چت کی شانتی سے تُو
پیدا نہ ہو ایرشا کی آنچ دل میں کریں کہیں جلن

متر تا سب سے من میں رکھ تیاگ کے ویر بھاؤ کو
چھوڑ دے ٹیڑھی چال کو ٹھیک کر اپنا تُو چلن

اُس سے ادھک نہ ہے کوئی جس نے رچا ہے یہ جگت
اُس کا ہی رکھ تو آسرا اُس کی ہی تو پکڑ شرن

چھوڑ کے راگ دویش کو من میں تو اُس کا دھیان کر
تجھ پہ دیال ہو وینگے تجھے ہے یہ پرماتمن

جیسا کسی کا ہو عمل ویسا ہی پاتا ہے وُہ پھل
وشٹوں کو کشٹ ملتا ہے سرشٹوں کا ہوتا ادکدھرن

آپ دیا سروپ ہیں آپ کا ہی ہے آسرا
کرپا کی درشٹی کیجئے مجھ پہ ہو جب سمے کٹھن

من میں میرے ہو چاندنا موکش کا رستہ ملے
مار کے من جو کیولا اندریوں کو کرے دمن

بھجن نمبر ۸۲

ٹیک :- ہاتھ جوڑ بینتی کروں سنئے دینِ دیال
تم لگ میری دوڑ ہے تم ہی ہو رچھپال
آپ کی بھگتی پریم سے من ہووے بھرپور
راگ دویش سے چِت میرا کوسوں بھاگے دُور
اتی انوگرہ کیجئے سیوک اپنا جان
اپنی بھگتی کا مجھے شیگھر دیجئے دان
ہردے میں میرے رات دن رہے پرکاشت گیان
پربھو بھگتوں کے بیچ میں میرا ہووے مان
کپٹ دمبھ میرے چت کے کبھی نہ آوے پاس
دھیان آپ کا رات دن من میں کرے نواس
نت شُدھ اور بُدھ ہو جگ کے تی کرتار
نمسکار ہے آپ کو میرا بارم بار
ونے کروں میں آپ سے جوڑ کے دونو ہاتھ
راکھئے لاج کرپال ہو شرن آیا ہوں ناتھ
کیول پُورن گیان کا گھر من میں ہو جائے۔
گھٹ گھٹ ویاپک برہم کی لشدن رہے سہائے

بھجن نمبر ۸۳

ٹیک۔ آتما میں گنگ ہے کیوں نہیں منہ ناہ

امریوں کے جیت پر تی الیشور سے لاوے
یا دے کہاں نُو پرم دھام جو ات اُٹ دھاوے
دیئیوں کو تو دے لے دان سنجوک کا کرلے مان
تج دے ابھیمان پرانی انت کال گھاوے
ستنسنگا تو کر دیو بار جنم کو تو لے سدھار
دھورتا کا ڈال جال پاپ کیوں کماوے!
بھائی بند متر یار بن ہیں تیرے آوے دار
چھوٹ جاوے سب پریوار دھرم ساتھ جاوے
نول سنگھ - بار بار الیشور کو ہی تو پکار
منشیہ کا شریر پھر ہاتھ نہیں آوے

بھجن نمبر ۸

اے ہند تو بھی تھا کبھی دُنیا کا آفتاب
منطق ریاضی فلسفہ ہندسے میں لاجواب
ہر ایک ملک تجھ سے ہی ہوتا تھا فیضیاب
سارے جہاں کا تجھ کو ہی کہتے تھے انتخاب
یکتائے روزگار جو موجود تم میں تھے
کورو کھشیتر کے میدان نے برباد کر دیئے
جب اِس طرح سے ہر طرف اندھیر چھا گیا۔
دشمن بھی تیرے حال پہ آنسو بہا گیا
الیشور کو تیرے حال پہ کچھ رحم آ گیا

بھجا رشمی جو دھرم کا رستہ دکھا گیا

پاتے ہیں جن کے نام سے ہی رحم اور خوشی

تھا نام نامی جن کا دیانند سرسوتی ۔

آئے تھے سارے دیش کے اُپکار کے لئے

رستہ دکھائے وید کا سنسار کے لئے

دُنیا میں چاروں وید کے پرچار کے لئے

ہندوستاں کے خاص کر اُدھار کے لئے

کیا کیا نہ اپنے دیش پہ احسان کر گئے

آخر کو اپنی جان بھی قربان کر گئے

کشتی تھی اپنے دھرم کی جب ڈگمگا رہی

الٹی ہوا کے زور سے چکر میں آ رہی

ملاحوں کی اودیا سے صدمے اُٹھا رہی

محفوظ جا کو چھوڑ کر بھنور میں جا رہی

چپو لگا کے وید کا اس کو بچا لیا

ودیا کے بل سے اس کو کنارے لگا دیا

جو مشکلیں تھیں دھرم کی آسان کر گئے

دُنیا میں سارے سکھوں کا سامان کر گئے

ویدوں کے منکروں کو پشیمان کر گئے

مغرب کے عالموں کو بھی حیران کر گئے

آخر کو اپنی جان بھی قربان کر گئے

(رسُمو دیکھو پریس [illegible])

بھجن نمبر ۸۵

راگنی وڑس　　گیت　　تال دھمار

دیتھے رہنا نہیں مت خر مستیاں کر او
تن مدھ دھن مدتھ اور راج مدھ پی کر مستی نہ کر او
کورو پانڈو بھوج اور وکرم دس کہاں گئے کدھر او
رام چندر لنکیش وبھیشن لنکا کو گئے خالی کر او
کال ورانٹ نکال اچانک ترت لے جاسی دھر او
ساتھ نہ جاسی سمپت تیرے ضبط ہو جاسی گھر او
مرگھٹ ڈے وچ ملسی بھومی ساڑھے تن ہتھ بھر او
ایہہ دیہہ کھیہہ ہو جاسی پل وچ روپ جوبن جاسی جھڑ او
اہیر کبیر نہ بچیا کوئی موت نوں دے کر زر او

بھجن نمبر ۸٦

کیا کرنا تھا کیا لگے کرن ہیں یہی اچنبھا ہے
کرتویہ تھا ایش گن گانا شبھ کرم اور دھرم کمانا
پر ان میں لگایا تنک نہ من ہیں یہی اچنبھا ہے
تھا اُچت وید کا پڑھنا نت پنج یگیہ کا کرنا
اب چھوڑ دیے سر سندھیا ہون ہیں یہی......
سب سیتیہ سے پرتی بڑھانے اور جھوٹ سے چت ہٹانے
اب تیاگ سیتہ کیا جھوٹ گرہن ہیں یہی......

جو اِیشں جگت رچنا ہے سب سرشٹی کا کرتا ہے
اب اُس کو خود لگ گئے گھڑان ہمیں یہی ۔۔۔۔۔۔۔
زندے پت مات نہ سیویں پر مُردے کو بھوجن دیویں
لگے برہمن بھی ٹھگی بنا کرن ہمیں یہی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔
برہمن کھشتری کہلاوے اور بھوتوں سے بچے کہلاوے
لگے مُردوں سے بھی زندہ ڈرن ہمیں یہی ۔۔۔۔۔۔۔
بڈھے بھی وواہ کرادیں سر سہرا مور بندھاوے
خود ساٹھ ورش چھ کی دولہن ہمیں یہی ۔۔۔۔۔۔۔۔
کیسی ہے اودیا بھاری ایشور کو ہمیں دیہ دھاری
بتلاویں اس کا جنم مرن ہمیں یہی ۔۔۔۔۔۔۔۔
جو ودوان کہلاویں سب کو اُپدیش سُناویں
وہی خود آپس میں لگے لڑن ہمیں یہی ۔۔۔۔۔۔۔
مُشکل سے منش تن پایا۔ اُسے سانگ ورتھا گنوایا
نہیں آیا تو ایشور کی شرن ہمیں یہی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بھجن نمبر ۸۷

سمپت بھجن

رنگ دے نام وچہ چولا	میرا رنگ دے نام وچہ چولا
جیہا جیہا رنگ توں کھنگیا اندا	اساں وی پینہوں اوہی رنگ منگیا
رنگ بڑا انمولا	میرا رنگ دے نام
بھگت بہلا نے رنگ رنگایا	دُشت پتا تو نہیں گھبرایا

رام رام ہی بولا — میرا رنگ دے نام
دھرو جی نے ایسے رنگ رنگایا — وچہ جنگلاں دے ڈیرا لایا
گیاں دا رستہ کھولا — میرا رنگ دے نام
لیکھ رام نے رنگ رنگایا — نال چھرے دے پیٹ پھڑایا
شدھی دا رستہ کھولا — میرا رنگ دے نام
سوامی دیا نند رنگ رنگایا — ویداں دا جس ناد بجایا
نہیں ستیہ دھرم توں ڈولا - میرا رنگ دے نام
گورو گوبند سنگھ رنگ رنگایا — لعلاں نوں کندھ وچ چنوایا
نہیں اپنے دھرم سے ڈولا - میرا رنگ دے نام
بیر بیراگی نے رنگ رنگایا — ماس زموراں تھیں نچوایا
سامنے پتر نوں کٹوایا — پھر بھی نہیں اوہ بولا
ویر حقیقت رنگ رنگایا — دھرم پہ اپنا سیس کٹایا
گوپال سی شندر بھولا — میرا رنگ دے نام
ساڈوں دی اور رنگ رنگا دے — پریم بھگتی اپنی سکھلا دے
نہ رکھ ساڈھوں اوہلا — میرا رنگ دے نام وچ چولا

بھجن نمبر ۸۸

حقیقت رائے

جھنڈا اونچا رہے ہمارا

وجے وشو ترنگا پیارا — جھنڈا اونچا رہے ہمارا

سدا شکتی برسانے والا
دیدوں کو ہرشانے والا
آؤ پیارے ویرو آؤ
ایک ساتھ سب مل کر گاؤ
اس کی شان نہ جانے پائے
ایشور وجے کر کے دکھلائے
ہندو جاتی کا تن من سارا
دُشٹوں کو دہلانے والا
ماتری بھومی کی شان اسی سے
مورتی مان بھگوان اسی سے
اس کو لئے پریم سے کریں
نشچے وجے کرو دم بھر میں
گورو گوبند نے راج دلارے
دیواروں میں چُنوائے پیارے
ویر حقیقت اس کی خاطر
جیون کا بلیدان چڑھا کر
آؤ ویرو اسے اُڑائیں
دھرم کرم کا پاٹھ پڑھائیں

پریم سدا برسانے والا
ماتری بھومی کا تن من سارا جھنڈا....
دیش دھرم پر بل بل جاؤ
پیارا بھارت دیش ہمارا جھنڈا....
چاہے جان بھلے ہی جائے
دینی ہے ہم سب کا سہارا جھنڈا....
نربھے دھاک جمانے والا
سدا وجے کو پانے والا جھنڈا....
بھارت کا ابھیمان اسی سے
ماتری بھومی کا اٹل سہارا جھنڈا....
نربھے بڑھتے چلو سمر میں
بھاگے رن سے شترو بچارا جھنڈا
دونوں لال جاتی پر وارے
نہ ست دھرم سے ہارا جھنڈا....
کتنے کشٹ سہارے سر پر
تن من دھن سب وارا جھنڈا....
جیون کا بلیدان چڑھائیں
بھگوا دھوج یہ پیارا جھنڈا....

بھجن نمبر ۸۹

اُٹھ جاگ مسافر بھور بھئی اب رین کہاں جو سووت ہے۔

جو جاگت ہے سو پاوت ہے جو سووت ہے سو کھووت ہے۔
ٹک نیند سے اکھیاں کھول ذرا اور اپنے پربھو سے دھیان لگا
یہ پریتی کرن کی ریتی نہیں پربھو جاگت ہے تو سووت ہے
جو کل کرنا سو آج کر لے جو آج کرنا سو اب کرلے
جب چڑیوں نے چگ کھیت لیا پھر پچھتائے کیا ہووت ہے
نادان بھگت کرنی اپنی اے پاپی کو پاپ میں چین کہاں
جب پاپ کی گٹھڑی سیس دھری پھر سیس پکڑ کیوں رووت ہے

بھجن نمبر ۹۰

پریمی بھر کر پریم میں ایشور کے گن گایا کر
من مندر میں غافلا۔ جھاڑو روز لگایا کر
سونے میں تو رات گذاری دن بھر کرتا پاپ رہا
اسی طرح برباد تو بندے کرتا اپنا آپ رہا
پرات سمے اٹھ دھیان سے بندے ست سنگ میں تو جایا کر
پریمی ....
نرتن چولے کا پانا۔ بچوں کا کوئی کھیل نہیں۔
جنم جنم کے شبھ کرموں کا ہوتا جب تک میل نہیں
نرتن پانے کے لئے اُتم کرم کمایا کر
پریمی ....
پاس تیرے ہے دکھیا کوئی تو نے موج اڑائی کیا؟
بھوکا پیاسا پڑا پڑوسی تو نے روٹی کھائی کیا؟

پہلے سب سے پُوچھ کر پھر تُو بھوجن کھایا کر
پربھی ....
دیکھ دیا اُس پرمیشور کی ویدوں کا جس نے گیان دیا
دیش، تو مَن میں سوچ ذرا تو کتنا ہے کلیان کیا؟
سب کاموں کو چھوڑ کر ایشور نام دھیایا کر
پربھی ....

بھجن نمبر ۹۱

ٹیک۔ اگر دیش ہتیشی ہمیں نہ جگاتا
تو دیش اُنتی کا کیسے دھیان آتا۔ اگر
اودیا کی نندرا میں سوتا تھا بھارت
پروپکاری پھرتا تھا گھر گھر جگاتا۔ اگر
تپسوی۔ پرتاپی وہ بھارت کا بھانو
نہ ہوتا پر گٹ کیسے اندھیر جاتا۔ اگر
ہوتے کُرانی قُرانی بہت سے
یدی وید ریتی پنیہ نہ چلاتا۔ اگر
گئو کی بپت دیکھ ددھوا کا دُکھڑا
وہ کتنا تھا ہا دیو ہا ہا ددھاتا۔ اگر
پرتشٹھ نہ ہوتی کبھی ماتری بھاشا
جو سنسکرت کی پھر سے رُچی نہ بڑھاتا۔ اگر

مہا کٹھن ویدوں کا ابھیاس کرنا
آہو اُن کی بُدھی آہو اُن کی گیا نا۔ اگر
کس کی بھی سامرتھ کس کی بھی شکتی
جو ایسے سمے میں سماجیں بناتا۔ اگر
آ گیا تھی اُن کو سروشکتیاں کی
وُہ انیو آیا تھا بھسمی رماتا۔ اگر
سو دیش اور سو جاتی کی بھی کسی کو بھگتی
چھٹی سنکھیا کا جو نیم نہ لکھاتا۔ اگر
ہون میں نہ پڑھتی سو گندھت سامگری
تو وایو یہ کیسے سُگندھت اڑاتا۔ اگر
اکٹھے نہ ہوتے جو ودھان اتنے
ہمیں گھر میں آ کون لیکچر سُناتا۔ اگر
بھلا کیسے ہوتی یہ پھولوں کی ورشا
کہو کیسے آتی یہ اُتسو کی پرانہ۔ اگر
پریور راج کا چاریہ سوامی دیانند
پدھارا ہے پرلوک ڈنکے بجاتا۔ اگر
امیں رس نہ پتیا کو لیشور کدا چت
نہ ست سنگ کرتا نہ ہری گن کو گاتا۔ اگر

بھجن نمبر ۹۲

دیانند دیش ہتکاری تیری ہمت پہ بلہاری

اودیا جگ میں چھائی تھی کہ نندرا گھور آتی تھی۔
تیرا آنا تھا گن کاری تیری ہمت پہ بلہاری
پاتنجل ویاس ہو گذرے بھارت کے داغ دھو گذرے
تیرے آنے کی تھی باری تیری ہمت ....
تو ویدوں کا پیارا تھا۔ تو بھارت کا ستارا تھا
تیرے درشن کے بلہاری تیری ہمت ....
تیرے جو پاس آس آتے تھے دلی سنشے مٹاتے تھے
سبھی بھارت کے نرناری تیری ہمت ....
تیرے تیجسوی چہرے سے تیری برہمچریہ ودیا سے
ڈرے تھی دنیا بھر ساری تیری ہمت ....
چلائی برہم کی پوجا سماجیں بن گئیں ہر جاہ
تیرا اپکار ہے بھاری تیری ہمت ....
دیش کے بھاگیہ کھوئے تھے ہوا سوامی جدا ہم سے
ہوا دکھ سب کو ہے بھاری تیری ہمت ....

بھجن نمبر ۹۳

ویدوں کا ڈنکا

ویدوں کا ڈنکا عالم میں بجوا دیا رشی دیانند نے
ہر جگہ اوم کا جھنڈا پھر پھرا دیا رشی دیانند نے
اگیان اودیا کی ہر سو گھنگھور گھٹائیں چھائی تھیں۔

کر نشٹ انہیں جگ میں پرکاش پھیلا دیا رشی دیانند نے
سر پر طوفان بلا کا تھا۔ نظروں سے دور کنارہ تھا
بنکر ملاح کنارے پہنچا دیا رشی دیانند نے
گھس گئے لٹیرے گھر میں تھے سب مال لوٹ کرلے جاتے
صد شکر ہائے سوتوں کو جگا دیا رشی دیانند نے
مکاروں ۔ دغا۔ فریبیوں سے جو مال مفت کا کھاتے تھے
سب پول کھول کر دل اُن کا ہلا دیا رشی دیانند نے
اُڑ گئے ہوش مت والوں کے میدان چھوڑ کر رفو ہوئے
ستیارتھ کا سورج جب چمکا دیا رشی دیانند نے
قبروں میں سر کو ٹپکتے تھے کئی دیر و حرم میں بھٹکتے تھے
دے گیان انہیں مکتی کا مارگ دکھا دیا رشی دیانند نے
کرتے تھے ہمیشہ پیچ پہ پیچ توہین وید اقدس کی جو۔
سر اُن کا ویدوں کے آگے جھکوا دیا رشی دیانند نے
سب چھوڑ چکے تھے دھرم کرم گورو گیان رشی منیوں کا
پھر سندھیا ہون یگیہ کرنا سکھلا دیا رشی دیانند نے
و دیالہ گوروکل کھلوا دیئے قائم ہر جگہ سماج کئے
آدرش پراتن سکھشا کا بتلا دیا رشی دیانند نے
بلیدان کیا بلی ویدی پر جیون پرکاش ہنستے ہنستے
سچے رہبر بن کے سب کو جیتا دیا رشی دیانند نے

بھجن نمبر ۹۴

شری رامچندر جی کا سچا درشن

جو امکاں سے باہر کو ممکن بنا دیں
اگر رام پھر یاں پہ تشریف لا دیں
ہمالہ سے لنکا تک آنکھیں اٹھا دیں
ہمیں شکل اپنی پھر آکر دکھا دیں
تو پُر اشک سے پاؤں دھوئیں اُن کے
بھرے جگر کے خون سے عین اُن کے

پھر اُن سے جو بولو کہ اے شاہ عالی
زمیں کے شہنشاہ سمندر کے والی
کیا جس نے اسروں سے لنکا کو خالی
گرایا تھا اک بان سے جس نے بالی
بنایا تھا پُل جس نے رامیشورم کا
جمایا سنگھالا میں جھنڈا دھرم کا

اُٹھاتا ہوں میں جب یہ چشم پریشاں
نظر مجھ کو آتا نہیں ایک انساں
جسے کہہ سکوں کہ ہے یہ فخر بزرگاں
اسی کا ہے غم اور اسی کا ہے ارماں
کہ مردم سے گو یہ بھری سرزمیں ہے
و لے دیکھنے کو یاں انساں نہیں ہے

بزرگوں کو دیکھا تھا میں نے تمہارے
عبادت کے پکے ریاضت کے پیارے
زمانہ بھی ہے جن کے گن ہی پکارے
کدھر چھپ گئے اب وہ تارے کے تارے
بھرا دیش تھا سب یہ جن صورتوں کا
نشاں اب نہ باقی ہے اُن مورتوں کا

برہمن کی یاں پر عبادت نہیں ہے
کشتری کو دیکھو ریاضت نہیں ہے
جو ویشوں کو جانچو تجارت نہیں ہے
رہے شودر اُن میں بھی محنت نہیں ہے
بزرگوں کا خون آج بدلا گیا کیا
پڑی قوم کی قوم ہے نیند میں کیا

زمانے کی چالیں ہیں کیسی نرالی ۔ پڑی والمیکوں کی گدیاں ہیں خالی
وسشٹوں کی اولاد در در سوالی ۔ ہے اس حال میں تیرا ایشور ہی والی

جہاں پر تھیں رشیوں کی آرام گاہیں
بھکاری وہاں بند کرتے ہیں راہیں

زمیں آریوں کی کون نے دبالی ۔ ملک یاں کی غیروں نے آکر سنبھالی
گدا آج ہے نسل شاہانِ عالی ۔ عجب راجپوتوں کی ہے تنگ حالی

بڑے جن کے فاتح جہاں کے کہلائے
پڑے ہیں وہ صحراؤں میں منہ چھپائے

یہ مانا کہ اب حکمرانی نہیں ہے ۔ اُجدھیا کی وہ راجدھانی نہیں ہے
رگھوبنس کی گو نشانی نہیں ہے ۔ وہ کیا چیز ہے جو کہ فانی نہیں ہے

مقابل ہے ہر چاندنی کے اندھیرا
رفاقت میں شامل ہے ہر دم بکھیرا

جہاں بھائی لچھمن سے ہوتے تھے اکثر ۔ جہاں استری جان دیتی پتی پر
پتا کے حکم پر تھے فرزند حاضر ۔ پڑوسی پڑوسی کا ہوتا تھا مِتر

نہ اشخاص دو میں ہے باہم رسائی
خدایا یہ پلٹی ہے کیسی خدائی

نہ بیٹے کبھی باپ کے یار ہیں یاں ۔ نہ عورت وخاوند وفادار ہیں یاں
جو بھائی ہیں وہ مثل اغیار ہیں یاں ۔ خودی میں ہیں مست اور سرشار ہیں یاں

× نہ بیوی کو پرواہ ہے خاوند کی کچھ
نہ ہے باپ کو مہر فرزند کی کچھ

گھروں میں جہاں شانتی بیگماں تھی ۔ کُلوں میں محبت دلی حکمراں تھی

جہاں ذات ہر ایک اوروں کی جاں تھی   کہو یا کہ سب دیش کی اک زباں تھی
وہاں پر سماں آج یہ بیتتا ہے
کہ بیٹے کا خوں باپ خود پیتا ہے

جہاں ہوتے تھے بھجن سنگیت گھر گھر   نِراکار جپتا تھا ہر جا پہ ایشور
خدا اکا بناتے نہ تھے کوئی ہمسر   گھروں میں تھے معبد دلوں میں تھے مندر
دھرم واں پہ ایسا تباہ ہو گیا ہے
کہ ایشور کا نام اک گناہ ہو گیا ہے

گرے اس قدر لیک تم بے خبر ہو   مرے بوجھ سے پھر بھی تم با صبر ہو
نہ عزت رہی تا کہ ذلت کا ڈر ہو   نہ ہمت کہ کچھ بہتری کی قدر ہو۔
جگانے تمہیں آتما ئیں جو آئیں
وہ مایوس ہو کے کبھی کی پھر آئیں؟

تمہیں کو جگاتا تھا نانک بچارا   تمہیں کو تو گوبند رو رو پکارا
ہوا رام موہن بھی قرباں تمہارا   دیانند نے تم پہ سر و سو وارا
تمہاری مگر خواب غفلت وہی ہے
ہوئی صبح پر استراحت وہی ہے

اگر سنبھل سکتے ہو اب بھی سنبھل لو   قدیمی بزرگوں کے نقش قدم لو
اُٹھو نیند سے اس اگراد کو تھم لو   نہ کھانے کی سوچو نہ پینے کا دم لو
نہ جب تک بلندی پہ ہندوستاں ہو
وہی آریہ ورت فخر جہاں ہو



بھجن نمبر ۹۵

جس پریم رس چاکھیا نہیں ۔ امرت پیا تو کیا ہوا
جس دھرم پہ سر نہ دیا ۔ جگ جگ جیا تو کیا ہوا

دیکھی گلستان بوستان مطلب نہ پایا شیخ کا
ساری کتاباں یاد کر حافظ ہوا تو کیا ہوا

اوروں کو نصیحت تو کرے خود تو عمل کرتا نہیں
دل کا کفر ٹوٹا نہیں حاجی ہوا تو کیا ہوا

جب پریم کے دریا میں غرقاب یہ ہوتا نہیں
گنگا و جمنا دوارکا نہاتا پھرا تو کیا ہوا

جوگی جنگم سو پڑے لال رنگ کپڑے رنگے
واقف نہیں اس حال سے کپڑے رنگے تو کیا ہوا

ولی پکارے ہے پیا ۔ پیا پکارنے جیا دیا
مطلوب حاصل نہ ہوا رو رو موا تو کیا ہوا

بھجن نمبر ۹۶

بس کے گذار دن ۔ کھاویں تے ہنڈاویں دیویں کدے جوگا سنجھنا
جوڑے نی بہتیرے دم ۔ آئے پر نہ کسے کم لکھاں نے ہزارہا والیاں ننگی پیریں چلنا
بھاویں جاؤ روم شام ۔ دودھ نہیں ملے دام ، وسدے ہوئے شہراں وچوں نکھیا اسناں ڈھونڈنا
سدھے رستے پاؤں رکھ ۔ جیہے نہ کوئی کنڈا لگھ ۔ الٹے مارگ پاؤں رکھے سوانگ ہے بھجنا
شاہ بادشاہ چھوڑ ۔ کدے نہ ہندے کم پورے بلے دی بلا چھوڑ دے انت مر وجنا

فہرست